حِجامہ

شریعت کی نظر میں

جس میں حجامہ کے فضائل، فوائد، ضرورت، امراض، مقامات، ایام، اجرت اور دیگر ضروری مسائل پر احادیث کی روشنی میں بحث کی گئی ہے۔

مؤلف

مولانا عزیر احمد مفتاحی قاسمی

استاذ الجامعۃ الاسلامیہ مسیح العلوم، بنگلور

جامعۃ القرآن بنگلور کرناٹک

نمبر ۸۲۵ یعقوب منزل محمد حجی گلی عربی کالج پوسٹ بنگلور-45 موبائل نمبر: 8553116065

الدعامة لاحکام سنة الحجامة

شریعت کی نظر میں

جس میں حجامہ کے فضائل، فوائد، ضرورت، امراض، مقامات، ایام، اجرت اور دیگر ضروری مسائل پر احادیث کی روشنی میں بحث کی گئی ہے۔

مؤلف

مولانا عزیر احمد مفتاحی قاسمی

استاذ الجامعۃ الاسلامیہ مسیح العلوم بنگلور

جامعة القرآن بنگلور کرناٹک

نمبر ۸۲۵ یعقوب منزل عمر نگر چوتھی گلی عربی کالج پوسٹ بنگلور-45 موبائل نمبر: 8553116065

حجامہ - شریعت کی نظر میں

نام کتاب : حجامہ-شریعت کی نظر میں

مؤلف : مولانا عزیر احمد مفتاحی قاسمی

صفحات : ۹۳

تاریخ طباعت : ذی الحجہ ۱۴۳۷ھ/ستمبر ۲۰۱۶ء

ناشر : جامعۃ القرآن، بنگلور، کرناٹک

موبائیل نمبر : 08553116065

ای میل : abdulkhadarpuzair@gmail.com

الفہرس

انتساب

کتابوں کو شخصیات اور اداروں کی طرف منسوب کرتے ہیں؛ مگر اکثر کتابوں میں یہ چیز نہیں ہے۔ لیکن میری دلی آرزو یہ ہے، کہ میں اپنی اس مختصر سی کاوش کو اپنے کرم فرما، مشفق و مہربان شخصیات کی طرف منسوب کر دوں، جن سے میں نے کسی بھی طرح کا استفادہ کیا ہے۔

مرشدی و مولائی حضرت اقدس مفتی محمد شعیب اللہ خان صاحب ادام اللہ ظلہ (خلیفۂ حضرت اقدس مفتی مظفر حسین صاحب رحمہ اللہ) و مفتی اشفاق حمید صاحب پرتاب گڈھی (عافاہ اللہ) اور حضرت اقدس مولانا اشتیاق احمد صاحب دامت فیوضہم (خلیفۂ شیخ الحدیث زکریا صاحب رحمہ اللہ) کے نام، جنھیں دیکھتا ہوں یا جب بھی ان کا خیال آتا ہے، تو دل میں شوق انگڑائی لینے لگتا ہے کہ مجھے بھی کچھ کرنا ہوگا۔

مشفق و مکرم والدین پاکتنی محمد یعقوب صاحب رحمہ الباری و پیر نسیم النسا ادام اللہ ظلالہا کے نام، جنھوں نے مجھے اسکول سے نکال کر مدرسے کو بھیج دیا۔

اساتذۂ ''دارلعلوم سبیل الرشاد'' اور اس سے ملحقہ مکتب و اسکول، اساتذۂ ''دارالعلوم سواء السبیل، کیا لنور''، اساتذۂ ''مفتاح العلوم، میل وشارم''، جن کی آغوش میں زندگی کے کچھ پل بتانا نصیب ہوا۔ ''الجامعۃ الاسلامیہ مسیح العلوم، بنگلور'' کے اساتذہ و طلبا اور اس کی عظیم لائبریری کے نام۔

مادر علمی ''دارالعلوم دیو بند'' اور اس سے نسبت رکھنے والوں کے نام، جنھوں نے برِ صغیر میں اسلام کی پاسبانی کی اور کر رہے ہیں۔

عرضِ مؤلف

ہمارے شہر میں حجامے کے شفاخانے ایک سے دو، دو سے چار کھلنے لگے ہیں اور حجامہ ایک مقبول و پسندیدہ علاج بھی ہے، سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی بار حجامہ لگوایا ہے اور صحابہ و سلفِ صالحین اس سے فائدہ اٹھاتے آ رہے ہیں، میرے دل میں بھی بار بار اس کا داعیہ پیدا ہوتا رہا، کہ اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے، اُنھیں دنوں آئی مانیٹری اڈوائزری (IMA)، (جو ایک اِنوسٹ منٹ کمپنی ہے اور ایک عظیم رفاہی دینی ادارہ بھی، اللہ اس ادارے کو نظرِ بد سے بچا کر، دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور اس کی خدمات کو قبول فرمائے۔ آمین) کی جانب سے حجامہ کا کیمپ منعقد ہوا، میں بھی مریض کی حیثیت سے اس میں شریک ہوا، جب میں اُس ہال میں پہنچا جہاں پر حجامہ کی کاروائی ہو رہی تھی، وہاں ایک ڈیجیٹل اسکرین پر حجامہ کے فوائد اور اُس کے رواج سے متعلق بہت ساری باتوں کی ایک ویڈیو دکھائی جا رہی تھی۔ اس کے دیکھنے کے بعد یہ محسوس ہوا کہ احادیث میں اس سے متعلق بہت سارا مواد ہے، اُس کو جمع کر دینا چاہیے؛ تاکہ امت کو اس سے متعلق فائدہ ہو اور صحیح رہبری مل سکے۔

لیکن مجھ جیسے ناتواں سے یہ کام تصور سے باہر تھا؛ مگر جب کام شروع ہو گیا، تو خدا کی مدد کا کھلے آنکھوں مشاہدہ ہوتا رہا؛ تا آں کہ یہ کام تکمیل کو پہنچ گیا، کسی نے سچ کہا ہے: ''إن المقادير إذا ساعدت ألحقت العاجز بالقادر.'' (تقدیر عاجز

اور بے کار آدمی سے توانا کی طرح کام لے لیتی ہے۔)

کہیں کہیں احادیث مکرر لائی گئی ہیں؛ بر بنائے ضرورت۔ مثلاً: حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آدھے سر کے درد کی وجہ سے اپنے سر پر بہ حالتِ احرام پچھنے لگوائے۔ اِس حدیث سے تین باتیں معلوم ہو رہی ہیں: ایک بیماری، دوسرا: حجامہ کی جگہ اور تیسرا: احرام کی حالت میں حجامہ کا جواز؛ تو یہ حدیث تینوں موضوع میں استدلالاً مکرر لائی گئی ہے۔ اِس طرح دیگر احادیث بھی موضوع کی وجہ سے مکرر ہو گئی ہیں۔

صحاحِ ستہ اور دیگر کتابوں سے حجامے سے متعلق احادیث جمع کر کے اُن کی شروحات سے استفادہ کیا گیا ہے۔

جہاں عربی عبارت نقل کرنے میں کسی قسم کا فائدہ محسوس ہوا، وہاں عربی عبارت نقل کر دی گئی ہے، جہاں اس کے مکمل ترجمے کی ضرورت ہوئی، ترجمہ کر دیا گیا ہے، اکثر جگہ مطلب کو لے لیا گیا ہے؛ کیوں کہ مقصود وہی ہے، باقی ترجمے کو چھوڑ دیا گیا ہے رسالے کے طویل ہو جانے کے خوف سے؛ نیز عربی عبارت کو کما حقہ علما ہی سمجھ سکتے ہیں اور اُن کے لیے ترجمے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔

جہاں کہیں عبارت اور مطلب سمجھنے میں الجھن ہوئی یا اشکال ہوا، حضرت اقدس سیدی وسندی ومولائی مفتی محمد شعیب اللہ خان صاحب سے استفسار کر کے اُس کو حل کیا گیا ہے۔

مجھے اس رسالے کی ترتیب میں بہت سارے دوست واحباب کا مشورہ وتعاون حاصل رہا ہے۔ جیسے: مولانا محمد خالد خان عرف جاوید صاحب دامت برکاتہم، مولوی افضل سلمہ، مولوی یاسین سلمہ، مولوی وسیم سلمہ، مولوی صادق سلمہ اور حافظ ارشاد سلمہ۔

میں ان تمام کا صمیمِ قلب سے شکر گزار ہوں، اللہ تعالیٰ اِن کی جائز تمناؤوں کو پورا فرمائے۔آمین!

اس میں کمی، نقص یا کسی بھی قسم کی قابلِ اصلاح بات یا نیک مشورہ ہو؛ تو اطلاع کرنے کی زحمت گوارا کر کے ممنون فرمائیں۔

عبدالقادر (عرف: عزیر احمد)

abdulkhadarpuzair@gmail.com

08553116065

مؤلف کی ایک اور قیمتی تالیف

اسمائے حسنیٰ کے ذریعے روحانی وجسمانی علاج

اس رسالے میں مؤلفِ کتاب نے اسمائے حسنیٰ کے ذریعے سے انسان پر پیش آنے والی روحانی، جسمانی، معاشی اور اسی طرح کی دیگر پریشانیوں کا حل وعلاج پیش فرمایا ہے؛ نیز ان کے فوائد پر بھی بڑی سیر حاصل گفتگو فرمائی ہے۔

التقریظ

حضرت اقدس مفتی محمد شعیب اللہ خان صاحب دامت برکاتھم

(شیخ الحدیث، بانی ومہتمم جامعہ اسلامیہ مسیح العلوم، بنگلور، کرناٹک

وخلیفہ حضرت اقدس شاہ مفتی مظفر حسین صاحب رحمہ اللہ)

''حجامہ'' طبِ نبوی کے عنوانات ہی سے ایک اہم عنوان ہے، جس پر قدیم وجدید دونوں قسم کے علما ودانشوران نے قلم اٹھایا ہے اور اِس کی اہمیت وضرورت کے ساتھ ساتھ اس کے اصول وضوابط اور طریقۂ کار اور اس کے فوائد وثمرات وغیرہ امور پر سیر حاصل بحث فرمائی ہے۔

اسی سلسلے میں عزیز گرامی قدر مولانا عزیر احمد صاحب ایک مختصر وجامع رسالہ بہ نام ''حجامہ - شریعت کی نظر میں'' لکھا ہے، جس کو احقر نے از اول تا آخر دیکھا؛ اور خوشی ہوئی کہ تمام امور احادیث وآثار سے مدلل ومؤید ہیں اور احادیث وآثار کا حوالہ بھی اہتمام کے ساتھ درج کیا گیا ہے؛ لہٰذا یہ رسالہ اپنے مواد اور مضامین کے لحاظ سے مستند وقابلِ اعتبار ہے۔ امید ہے کہ لوگ اس رسالے سے فائدہ اٹھائیں گے اور حجامہ والی سنت پر موقع بہ موقع عمل کر کے اس کے فوائد وثمرات حاصل کریں گے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالی مولانا موصوف کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اِس رسالے کو اپنے دربارِ گہربار میں شرفِ قبولیت سے نوازے۔

فقط

محمد شعیب اللہ خان

التقریظ

حضرت مولانا مفتی شبیر احمد صاحب دامت برکاتہم

(شیخ الحدیث وصدر مفتی جامعہ قاسمیہ شاہی مرادآباد، یوپی، ہند)

نحمده ونصلي على رسوله الكريم ، أما بعد:

حضرت مولانا عزیر احمد صاحب (استاذِ مسیح العلوم، بنگلور) کی کتاب ''حجامہ-شریعت کی نظر میں'' دیکھنے کا شرف حاصل ہوا۔ ماشاء اللہ موضوع سے متعلق کافی روایات جمع کردیے ہیں۔امید کہ اس سے امت کو فائدہ پہنچے گا۔

اللہ پاک شرف قبولیت سے نوازے۔آمین

شبیر احمد قاسمی عفا اللہ عنہ

خادم جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد، یوپی

۲۹/ربیع الاول/۱۴۳۷ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمہید

نحمده ونصلي على رسوله الكريم ، أما بعد:

سید الانبیا والرسل حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں نبی و رسول بن کر تشریف لائے، چناں چہ آپ نے انسانوں کے روحانی امراض کی تشخیص فرما کر اُن کا علاج فرمایا؛ اس لیے کہ یہ آپ کا مقصدِ بعثت تھا۔ کبھی جسمانی امراض کے سلسلے میں بھی رہنمائی فرمائی ہے، چناں چہ آپ سے بہت سی طبی باتیں بھی منقول ہیں، جو حدیث وسیرت کی کتابوں میں محفوظ ہیں اور بہت سے علما نے طبِ نبوی کے عنوان پر کتابیں بھی تالیف فرمائی ہیں۔ آپ کی ان ہی تعلیم فرمودہ چیزوں میں سے ایک 'حجامہ'' بھی ہے، جو ایک قسم کا طریقہ ٔعلاج ہے،آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو اس طریقہ ٔعلاج کی جانب رہنمائی فرمائی ہے؛ بل کہ آپ کی یہ تعلیم دراصل وحی پر مبنی تھی؛ چناں چہ ایک روایت ہے:

«عن علي رضی اللہ عنہ قال: نزل جبرئيل على النبي صلی اللہ علیہ وسلم بحجامة الأخدعين ، والكاهل.» (١)

(حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گردن کی دونوں طرف کی رگوں اور مونڈھوں کے درمیان حجامہ کو لے کر تشریف لائے۔)

(١) ابن ماجه، كتاب الطب، باب موضع الحجامة: ٣٤٨٢

الغرض نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنی امت کو وحی کی بنیاد پر حجامہ کی جانب متوجہ فرمایا ہے اوراس کو بہترین علاج قرار دیا ہے:

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

''شفا، تین چیزوں میں ہے: ایک: ''حجامہ'' میں، دوسرے: شہد پینے میں اور تیسرے: آگ سے داغنے میں؛ لیکن میں اپنی امت کو داغنے سے منع کرتا ہوں۔''(۱)

ایک اور روایت میں ہے:

«إن خير ما تداويتم به : السعوط، واللدود، والحجامة، و المشي.» (۲)

(تمھارے علاجوں میں بہترین علاج: نسوار (ناک میں دوا چڑھانا) منہ کے کنارے سے (زبان کو ایک طرف کر کے) دوا ڈالنا، حجامۃ اور مسہل (دست آور دوا) ہے۔)

دنیا میں علاج کے اور بہت سے طریقے ہیں، ان کا انکار نہیں کیا جا سکتا؛ مگر اس وقت ہم احادیث اور حضراتِ علما کے کلام کی روشنی میں ''حجامہ'' کے تعلق سے عرض کرنا چاہتے ہیں؛ کیوں کہ آج کل ہمارے یہاں بھی بہت سے حضرات اس طریقۂ علاج کو استعمال کرنے لگے ہیں؛ لہٰذا اِس سلسلے میں جو ہدایات ملتی ہیں، اُن کو ہم سہل نداز میں پیش کر دینا چاہتے ہیں؛ تا کہ اس موقعے پر اِس کا خیال رکھا جائے؛ نیز اِس سلسلے کے بعض مسائل کی جانب توجہ دلانا بھی مقصود ہے۔

(۱) البخاري، كتاب الطب، باب الشفاء في الثلاث:۵٦٨١

(۲) الترمذي، باب ماجاء في الحجامة: ۲۰۵۳، زاد المعاد، فصل في منافع لحجامة:٦٧:۲

آپ ﷺ نے فرمایا ہے:

«ما أنزل الله داء إلا أنزل له شفاءً.» (۱)

(جو بیماری بھی اللہ نے اتاری ہے، اُس کے ساتھ دوا بھی اتاری ہے۔)

حجامہ بھی من جانب اللہ اتاری ہوئی چیز ہے، یہ ایسا نافع اور پسندیدہ علاج ہے، کہ فرشتوں نے آپ ﷺ کو حجامہ کا مشورہ دیا اور اپنی امت کو بھی حجامہ لگانے کی تاکید کی ہے۔ پیشِ نظر رسالے میں حجامے سے متعلق ''صحیح احادیث'' میں جو باتیں آئی ہیں، اُن کو جمع کیا گیا ہے، کسی کو یہ غلط فہمی نہ ہو کہ یہ حجامے کے فن کی کتاب ہے۔ حجامے کا فن تو اُس کے ماہرین کے پاس ہے اور اُس سے متعلق معلومات ان کی کتابوں میں ہیں۔

علاج سے متعلق ضروری ہدایت

علاج سے متعلق ایک اہم اور ضروری بات؛ بل کہ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ شفا کا تعلق بہ راہِ راست دوا اور علاج سے نہیں ہے؛ بل کہ اللہ تعالیٰ سے ہے، علاج اور دوا میں اگر اللہ نے شفا رکھی ہے، تو شفا ہوگی ورنہ نہیں۔ یہ فقط اسباب ہیں، جن کو اختیار کرنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے، جب اسباب ہوں گے، تو پھر خدا کی طرف سے شفا کی بھی امید ہوگی۔ اگر خدا تعالیٰ بغیر علاج ودوا کے شفا دے دے، تو یہ بھی بعید نہیں ہے۔ اسی کا نام ''توکل'' ہے اور علاج، دوا وغیرہ توکل کے منافی نہیں ہے۔ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے صاحبِ ''المواهب اللدنية'' نے لکھا ہے کہ'' آپ ﷺ کا حجامۃ کروانا اس بات کی دلیل ہے، کہ تدبیرِ بدن شرعی چیز ہے اور یہ توکل کے منافی نہیں ہے، اسباب پر اعتماد کیے بغیر اسباب کو استعمال کرتے

(۱) البخاري، كتاب الطب، باب ما أنزل الله داء إلا أنزل له شفاء: ۵۶۷۸

ہوئے خدا پر بھروسہ رکھنا ہے۔"(۱)

شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا صاحب رحمہ اللہ نے لکھا ہے "علاج کرنا توکل کے منافی نہیں ہے؛ اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر متوکل کون ہوگا؟!!"......پھر آگے لکھتے ہیں....."اور حق یہ ہے، کہ توکل اسباب کے منافی نہیں ہے، ہمارے حضرت "شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ" اپنے اُس رسالے میں (جس میں اپنے مبشرات کو جمع کیا ہے اور اپنے بہت سے "مکاشفات" اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے "خوابوں" میں جو سوالات کیے ہیں، ذکر کیے ہیں) لکھا ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روحانی سوال کیا کہ اسباب اختیار کرنے میں اور اسباب کو ترک کرنے میں کونسی چیز افضل ہے؟ تو مجھ پر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے روحانی فیض ہوا، جس کی وجہ سے، اسباب و اولاد؛ غرض ہر چیز سے طبیعت سرد پڑ گئی۔ اِس کے بعد میری طبیعت پر ایک انکشاف ہوا، جس کا اثر یہ ہوا کہ طبیعت تو اسباب کی طرف متوجہ ہے اور روح تسلیم وتفویض کی طرف مائل ہے، فقط۔ حق یہ ہے کہ یہی اصل "توکل" ہے کہ اسباب کو بالکل غیر مؤثر سمجھیں، اسباب میں تاثیر بھی اللہ تعالیٰ جل شانہ ہی کی طرف سے ہے، اُس کی مشیت کے بغیر اسباب بھی کچھ نہیں بنا سکتے۔"(۲)

صاحبِ "مظاہر حق" علیہ الرحمہ نے ایک حدیث کے ضمن میں بیماری اور علاج سے متعلق ایک اہم وضاحت تحریر فرماتے ہیں، حدیثِ مبارک ترجمہ اور تشریح کے ساتھ ملاحظہ فرمائیے:

«عن جابر رضی اللہ عنہ عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم أنه قال:

---

(۱) المواهب اللدنية ،باب ما جاء في حجامة رسول الله :۲٦٦

(۲) خصائلِ نبوی،باب ما جاء في حجامة رسول الله:۳۸۱

لکل داء دواء فإذا أصيب دواء الداء برء بإذن الله تعالى.» (۱)

(حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بیماری کا کوئی نہ کوئی علاج ہے، جب علاج بیماری کے موافق بیٹھتا ہے، تو مریض اللہ کے حکم سے صحت یاب ہو جاتا ہے۔)

اِس کی تشریح میں لکھتے ہیں:

''«برء بإذن الله»: ''اذن اللہ'' کی قید کے دو فائدے ہیں:

(۱) اللہ تعالیٰ علاج کو آسان کرنے والے ہیں۔ (۲) دوا اذنِ الٰہی کے بغیر مؤثر بالذات نہیں ہے اور ایک تیسرے فائدے کی طرف اشارہ کیا کہ دوائی لینا مستحب ہے، جیسا کہ جمہور علمائے اسلام کا مسلک ہے۔

«بإذن الله» کی قید اس لیے لگائی؛ تاکہ دوا مؤثر بالذات نہ سمجھی جائے۔ اس کی وضاحت حمیدی سے نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کا علاج بنایا۔ جب کوئی بیمار ہوتا ہے، تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے، اُس کے ساتھ ایک پردہ ہوتا ہے، وہ اُس پردے کو بیماری اور دوا کے درمیان حائل کر دیتا ہے، پس جو دوا مریض استعمال کرتا ہے، وہ بیماری پر اثر نہیں کرتی، پھر جب اللہ تعالیٰ اُس کی صحت کا ارادہ فرماتے ہیں، تو فرشتے کو پردہ اٹھانے کا حکم دیتا ہے۔ پس دوا اثر کرنا شروع کرتی ہے۔ اِس میں اشارہ ہے کہ دوا مستحب ہے، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا یہی مذہب ہے۔

(۱) مسلم، باب لکل داء دواء: ۲۲۰۴

اِس حدیث سے اُن صوفیا کی تردید ہوتی ہے، جو یہ کہہ کر علاج کا انکار کرتے ہیں کہ ہم قضا وقدر پر بھروسہ کرنے والے ہیں، دوا کی ضرورت نہیں۔ جمہور کی دلیل: یہ احادیث ہیں، جیسا کہ ہم نے ”طیبی“ سے نقل کیا ہے۔ اِس میں اعتقاد یہ رکھنا چاہیے کہ فاعل اللہ تعالیٰ ہے اور دوا بھی تقدیرِ الٰہی سے ہے اور یہ اسی طرح ہے، جیسا دعا کا حکم دیا گیا اور کافر سے لڑائی کا حکم دیا گیا۔ حال آں کہ اللہ اُن کو ویسے بھی مغلوب کر سکتے ہیں۔ حاصل یہ ہے کہ اسباب کی رعایت کرنا توکل کے خلاف نہیں ہے، جیسا کہ کھانے سے بھوک دور ہوتی ہے۔ آپ سید المتوکلین بھی علاج کرتے تھے“۔(۱)

(۱) مظاہرِ حق (جدید مع تخریج)، کتاب الطب والرقی: ۲۷۰/۵

رسالے کا خلاصہ

رسالے کے طویل ہو جانے کی وجہ سے اِس کا خلاصہ یہاں نقل کیا گیا ہے؛ تا کہ کوئی بھی بہ آسانی اِس سے مستفید ہو سکے؛ ورنہ رسالہ پڑھتا چلے جائے اور کام کی بات صفحات ختم کرنے کے بعد بھی نہ ملے، تو قاری کو مایوسی ہوگی۔ اِس سے رسالے کو ترتیب دینے کا مقصد بھی فوت ہو جائے گا، جس کو حجامے سے متعلق کسی بھی چیز کی تفصیل اور دلائل کی ضرورت ہو، تو اسی رسالے میں کافی وشافی بحث مل جائے گی۔

حجامہ کیا ہوتا ہے؟

''حجامہ'': مخصوص پیالے کو بدن پر الٹے لگا کر خون کھینچ کر نکالنے کا علاج ہے، کئی بیماریوں کے لیے بہت مفید ہے۔

مخصوص آلے سے جسمِ انسانی کے مخصوص مقامات سے فاسد خون نکالنے کو حجامہ کہتے ہیں۔ انگریزی میں (Cupping Therapy) کہتے ہیں۔

پہلے زمانے میں ''حجامۃ'' کا مطلب ہوتا تھا: بدن کے مخصوص حصے پر سینگی لگا کے، منہ سے فاسد خون چوس کر تھوکنا۔ اب موجودہ زمانے میں منہ سے چوسنے کی بہ جائے ''ویکیوم'' (Vaccum) کے ذریعے یہ عمل پورا کرتے ہیں، کپ نما ڈھکن بدن کے مخصوص حصے پر رکھ کر اُس کو ''ویکیوم'' کرتے ہیں، جس سے بدن کھینچ کھنچا تے ہوئے ابھرنے لگتا ہے اور اُس میں فاسد خون بھی جمع ہونا شروع ہو جاتا ہے؛ پھر ''سوئی نما'' آلے کے ذریعے سوراخ کر کے پھر سے ویکیوم کرتے ہیں، جس سے جما

ہوا فاسد خون منٹوں میں خارج ہو جاتا ہے۔

حجامہ کے فضائل - احادیث کی روشنی میں

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شفا تین چیزوں میں ہے: (۱) حجامۃ میں (۲) شہد پینے میں (۳) آگ سے داغنے میں؛ لیکن میں اپنی امت کو داغنے سے منع کرتا ہوں۔''

فائدہ: بیماریاں یا تو خون کے سبب ہوتی ہیں یا صفرے سے یا بلغم سے یا پھر سودا سے ہوتی ہیں:

اگر خون کی وجہ سے ہیں؛ تو اُن کا علاج فاسد خون نکال دینا ہے اور بقیہ تینوں کا علاج اسہال ہے؛ جس کے لیے آپ نے شہد کو تجویز فرمایا۔ اگر اِن سے علاج نہ ہو؛ تو آخر میں داغنا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جن چیزوں سے علاج و دوا کرتے ہو، اُن میں بہترین چیز حجامۃ اور ''قسط بحری'' کا استعمال کرنا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ حضرت سلمی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں:

''جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سر کی بیماری کی شکایت کرتا؛ تو اُس کو حجامے کا حکم دیتے اور جو شخص پاؤں کے درد کی شکایت کرتا؛ تو اُس کو 'مہندی' لگانے کا حکم دیتے۔

حضرت ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر پر اور اپنے دونوں مونڈھوں کے درمیان حجامۃ کرواتے اور فرمایا کرتے تھے: جو شخص ان (سر اور مونڈھوں کے) خونوں میں سے کچھ (فاسد خون) نکال دیا کرے، وہ اگر کسی بیماری میں کسی دوا سے علاج نہ

کرے، تو کچھ بھی نقصان نہ ہوگا۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”تمھارے علاجوں میں بہترین علاج: نسوار (ناک میں دوا چڑھانا)، منہ کے کنارے سے دوا ڈالنا، حجامۃ اور مسہل (دست آور دوا) ہے۔“

حجامہ کے فائدے

(۱) سینگی جلد کے تمام اطراف سے خون نکالتی ہے، گرم علاقوں میں یہ انتہائی مفید ہے۔

(۲) نہار منہ حجامۃ لگوانا بہتر ہے، اِس سے عقل میں زیادتی ہوتی ہے اور حافظہ تیز ہوتا ہے، جس کا حافظہ اچھا ہو، اُس کا حافظہ قوی ہو جاتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”حجامۃ کرنے والا بہترین آدمی ہے، جو (خراب) خون کو دور کرتا ہے، پیٹھ کو ہلکا کرتا ہے اور بینائی کو تیز کرتا ہے۔“

حجامہ لگوانے کی جگہ اور بیماریاں (مقام اور فوائد)

حجامہ لگانے کے لیے سب سے پہلے بیماری کی تشخیص ضروری ہے، پھر جب معلوم ہو جائے، کہ یہ خون کی خرابی کی وجہ سے ہے؛ تو اُس کا سب سے بہتر علاج ”حجامہ“ ہے، جب حجامہ کے لیے طبیعت آمادہ ہو جائے؛ تو اب یہ دیکھنا ہے کہ کس بیماری کے لیے کس جگہ کا حجامہ مفید ہوگا؛ پھر اُسی کے مطابق جگہ کا انتخاب کر کے حجامہ کریں گے۔

یہاں پر احادیث وشروحاتِ احادیث میں محدثینِ عظام نے جن جگہوں اور جن بیماریوں کی نشان دہی کی ہے، اُس کو پیش کیا جا رہا ہے؛ اِس سے ہر گز یہ نہ سمجھ لے کہ

حجامہ کے مخصوص مقامات بس یہی ہیں اور جن جگہوں کا نام نہیں ہے، وہاں لگانا ثابت بھی نہیں؛ ایسی بات نہیں ہے۔ ہر ہر جگہ کا تذکرہ احادیث میں ہونا ضروری نہیں، وہ تو فن کے ماہرین سے متعلق بات ہے۔

(۱) **ورک** یعنی ران کے اوپر حصے پر۔

حضرت جابر ؓ کہتے ہیں: ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ران کے اوپر والے حصے میں حجامۃ کروایا موچ آجانے سے۔''وثا'' (ایسا موچ، جس میں ہڈی نہ ٹوٹی ہو۔)

(۲)**مونڈھوں کے درمیان حجامہ کروانا:** کندھے اور حلق کی بیماریوں کے لیے مفید ہے۔

(۳)**گردن کی دونوں طرف کی رگوں پر حجامہ کروانا:** سر اور اُس کے اجزا کی بیماریوں کے لیے مفید ہے۔ جیسے: چہرہ، دانتوں، کان، آنکھ، ناک، حلق کی بیماریاں؛ جب کہ یہ بیماریاں خون کی زیادتی کی وجہ سے یا خون کی خرابی کی وجہ سے ہو یا ان دونوں کی وجہ سے ہوں۔

(۴)**قمحدوۃ** (سر کے پچھلے حصے میں گدی کے اوپر والی اٹھی ہوئی جگہ) پر حجامہ کروانا: یہ پانچ بیماریوں کے لیے مفید ہے، اِن میں جذام کو بھی گنوایا ہے اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ وہ بہتر (۷۲) بیماریوں کے لیے شفا ہے۔

نوٹ: بلا ضرورت گدی پر پچھنا لگانا؛ نسیان پیدا کرتا ہے۔ اگر ضرورت ہو؛ تو لگا سکتے ہیں۔

(۵)**سر پر:** حضرت ابو کبشہ انماری ؓ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری کا زہر آلود گوشت کھا لینے کی وجہ سے اپنے سر پر حجامۃ کروایا۔

حضرت عکرمہ نے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کیا ہے کہ آں حضرت

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے آدھے سر کے درد کی وجہ سے اپنے سر پر بہ حالتِ احرام پچھنا لگوائے۔

(۶)سر کے درمیانی حصے میں حجامہ کروانا: دیوانگی، کوڑھ، جلد کی سفیدی اور حواس کی سستی، پورے سر درد، داڑھ اور آنکھوں کے درد کے لیے سود مند ہے۔

(۷)سر پر اور دونوں مونڈھوں پر: حضرت ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اپنے سر پر اور اپنے دونوں مونڈھوں کے درمیان حجامۃ کرواتے اور فرمایا کرتے تھے: جو شخص اِن (سر اور مونڈھوں کے) خونوں میں سے کچھ (فاسد خون) نکال دیا کرے؛ وہ اگر کسی بیماری میں کسی دوا سے علاج نہ کرے؛ تو کچھ بھی نقصان نہ ہوگا۔

(۸)تھوڑی کے نیچے پچھنا لگوانا: دانت، چہرے اور حلق کی بیماریوں کے لیے مفید ہے؛ نیز سر اور جبڑوں کو صاف کرتی ہے، جب کہ ضرورت کے وقت لگوایا جائے۔

(۹)قدم کی پشت پر حجامہ لگوانا: موچ (جس میں ہڈی نہ ٹوٹی ہو)؛ نیز پنڈلی کے نیچے والی رگ کی بیماری کے لیے مفید ہے؛ اسی طرح ران اور پنڈلی کے زخم اور پھنسیوں کے لیے، ماہواری کے رکجانے کی حالت میں، خصیتین کی کھجلی کے لیے مفید ہے۔

(۱۰)سینے کے نیچے پچھنا لگوانا: ران کے دمل، خارش اور پھنسی کے لیے مفید ہے؛ نیز پیر کے جوڑوں کے ورم، سوجن، بواسیر (مقعد کی بیماریاں اور پھنسیاں)، فیل پا (پاؤں سوجنے کی بیماری) اور پیٹھ کی کھجلی کے لیے مفید ہے۔

(۱۱) **پنڈلیوں پر** : ران کے دل، خارش اور پھنسی کے لیے مفید ہے؛ نیز پیر کے جوڑوں کے ورم، سوجن، بواسیر (مقعد کی بیماریاں اور پھنسیاں)، فیل پا (پاؤں سوجنے کی بیماری) اور پیٹھ کی کھجلی کے لیے مفید ہے۔

(۱۲) **مقعد پر بدن کے نچلے حصے اور بیٹھک پر حجامہ لگوانا** : آنتوں کی بیماری اور نظام حیض کے پریشان ہوجانے کی صورت میں مفید ہے۔

یہ چند بیماریاں اور اُن کے لیے حجامے کے پوائنٹس (Points) کی وضاحت تھی، جو احادیث اور اُس کے شروحات میں بیان کی گئی ہیں۔

متفرق باتیں

☆ اگر کسی گھر میں مستقلاً حجامے کی ضرورت رہتی ہو، تو وہ ایک آدمی کو اُس کے لیے خاص کر لے سکتے ہیں۔ چاہے تو کسی ماہر کو فیملی ڈاکٹر کے طور پر رکھ لے سکتے ہیں یا چاہے گھر کے ہی کسی فرد کو یہ فن سکھا کر اِس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

☆ اپنے بھائیوں کو جو خونی امراض کے شکار ہیں، حجامہ کا مشورہ دینا چاہیے۔

☆ عورت بھی حجامہ کرواسکتی ہے، اگر چہ حجامے کا تعلق جسم سے ہے اور جسمانی عوارض: جیسے مرد کو لاحق ہوتے ہیں، ویسے عورت کو بھی لاحق ہوتے ہیں، اِس اعتبار سے بھی عورت مرد کی طرح علاج کی مستحق ہوگی۔

☆ دوسری بات یہ ہے کہ عورت حجامے سے پہلے اپنے سرپرست سے اجازت لے گی: اگر بیوی ہے، تو اپنے شوہر سے۔ بیٹی ہو؛ تو اپنے باپ سے اور باپ کی غیر موجودگی میں بڑے بھائی سے اجازت لے گی۔

☆ مرد کو چاہیے کہ وہ عورت کو اجازت بھی دے اور اُس کے لیے حجام کا انتظام

بھی کرے۔

☆ عورت کا حجامہ عورت ہی کرے گی۔

☆ حجامہ کرنے والی عورت نہ ملے، تو محرم مرد سے حجامہ کروا سکتی ہے۔

☆ بلاضرورت سینگی لگوانا مضر ہے۔

☆ معالج (حجامہ کرنے والا) مشفق و مہربان نوجوان ہو، تو بہتر ہے۔

☆ حجامے سے غسل نہیں ٹوٹتا؛ مگر وضو ٹوٹ جاتا ہے، وضو کے ٹوٹنے میں کچھ تفصیل ہے: حجامہ کروانے والوں میں بعض ایسے ہوتے ہیں، جن کا خون نہیں نکلتا، بعضوں کا خون اچھا خاصہ نکلتا ہے، بعضوں کا بہت مختصر اور بعضوں کا صرف دکھائی دیتا ہے، نکلتا نہیں۔ سب کا حکم الگ الگ ہے:

وضو اُس وقت ٹوٹے گا، جب کہ خون زخم کے منہ سے ہٹ جائے اور اتنا نکلے جس کو بہنا کہا جائے۔ مثلاً: کسی کو حجامہ سے بالکل خون نہ نکلا، تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

اسی طرح خون تو نکلا؛ مگر صرف دکھائی دے رہا ہے، سوراخ کے منہ سے نہ ہٹے، تو بھی وضو نہیں ٹوٹا۔

اگر خون کا ایک قطرہ بھی نکل جائے یا کپ میں آجائے، تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

☆ حجامہ سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

☆ روزے کی حالت میں حجامہ لگانے سے کمزوری آسکتی ہے؛ تو مکروہ ہے؛ ورنہ مباح ہے۔

☆ سفر اور احرام کی حالت میں حجامہ کرسکتے ہیں۔

☆ احرام میں رہنے والا بال نہیں کاٹ سکتا۔ حجامہ کی جگہ میں اگر بال کاٹنے کی ضرورت پڑ جائے، تو فدیہ ادا کرے گا۔

حجامہ کے آداب

☆ حجامے سے پہلے ماہر طبیب سے مشورہ کرلیں یا آپ پوری طرح شرحِ صدر کے ساتھ مطمئن ہوجائیں۔

☆ حجامے کے وقت آپ کے ذہن میں یہ ہو کہ آپ ایک اہم سنت کو زندہ کر رہے ہیں؛ اس سے آپ کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا؛ اس لیے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: «من تمسک بسنتي عند فساد أمتي ، فله أجر مائة شهيد.» (۱) اِس نیت کی وجہ سے اخلاص کا درجہ حاصل ہوگا اور اُس کی برکت سے صحت بھی ملے گی اور جسمانی اور ذہنی پریشانی بھی دور ہوجائے گی۔

☆ حجامہ کرنے سے پہلے یا بعد یا دونوں وقت حسبِ توفیق، صدقہ کرے۔ ویسے صدقہ ہر وقت کرتے رہنا چاہیے؛ کیوں کہ «الصدقة تسد سبعين باباً من السوء.» (۲) یعنی "صدقہ بلاؤں کے ستر دروازے بند کردیتا ہے"۔

☆ دعا کا اہتمام کرے؛ کیوں کہ «إن الدعا ينفع مما نزل ومما لم ينزل، فعليكم عباد الله بالدعا.» (۳) (بے شک دعا نازل شدہ اور غیر نازل شدہ پریشانیوں کے لیے مفید ہے، او اللہ کے بندو! دعا ضرور کرتے رہو۔)

☆ کھانے کے تین یا چار گھنٹے بعد، چائے اور مشروبات پینے کے کم از کم ایک گھنٹے بعد حجامہ بہتر ہے۔

☆ حجامے کے بعد ایک گھنٹے تک کچھ نہ کھائیں اور دو گھنٹے تک سونے سے پرہیز کریں۔

---

(۱) الترغیب :۱/ ۵۸ بہ حوالہ طبرانی وبیہقی

(۲) الترغیب :۱۳۰۳

(۳) مشکاۃ المصابیح:۱۹۵

☆ غسل کے بعد فوراً نہ کروائیں۔

☆ جماع کے بعد نہ کروائیں۔

☆ بھوک کی حالت میں نہ کروائیں۔

☆ حجامے کے وقت بدن کو ڈھیلا چھوڑ دیں، اگر بدن سکڑا ہوا ہو، تو محجم (حجامہ کا کپ) صحیح سے نہیں لگے گا؛ نیز بدن پر زیادہ کھینچاؤ کا، بوجھ ہوگا۔

☆ صاحبِ ''علاج الغرباء'' نے ۲ سال سے کم عمر اور ساٹھ سال سے زیادہ عمر والوں کو حجامہ ممنوع لکھا ہے۔

☆ اپنے تجربے اور ماہرِ فن کے مشورے اور تجربے سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔

” قال ابن القیم : ومحل اختیار الأوقات المذکورة ما إذا أرید بها حفظ الصحة ، و دوام السلامة ، فإذا کانت لمداواة مرض وجب استعمالها وقت الحاجة۔“(۱)

(مذکورہ اوقات و احوال کی رعایت، صحت کی حفاظت اور سلامتی کے لیے ہے۔)

رسالے کا خلاصہ مکمل ہوا۔ اب اگلے صفحے سے اصل رسالہ شروع ہوگا۔

---

(۱) جمع الوسائل: ۵۴۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حجامہ کی لغوی تحقیق

حجامے سے متعلق احادیث وفوائد جاننے سے پہلے حجامے کے لفظ کو سمجھ لینا مفید ہوگا۔ ''حجامہ'' کا لفظ عربی زبان سے لیا گیا ہے: حجامے کے ماہر کو ''حجام'' اور عمل کو ''حجامة'' اور آلے کو ''مِحجم'' کہتے ہیں۔

جیسا کہ حضرت مولانا شیخ الحدیث زکریا صاحب رحمہ اللہ نے ''القاموس'' اور ''لسان العرب'' کے حوالے سے لکھا ہے کہ: حجم، بابِ ''نصر'' و ''ضرب'' دونوں بابوں سے استعمال ہوسکتا ہے۔ ہر ایک کے الگ الگ معنی ہیں: مثلاً اِس فن کو ''حجامة'' کہتے ہیں، فن کے ماہر کو ''حجام'' کہتے ہیں اور جس آلے سے خون نکالتے ہیں اُس کو ''مِحجم'' (بکسر المیم) کہتے ہیں۔

" قال المجد في (القاموس المحيط): الحجم: المص، يحجم : (من نَصَرَ) و يحجم (من ضَرَبَ) . و الحجام : المصاص ، و المحجم ، و المحجمة : ما يحجم به ، و حرفته : الحجامة ككتابة ، واحتجم : طلبها. وفي"لسان العرب": الحجم : المص ، يقال" حجم الصبي ثدي أمه" والحجام : المصاص ، و المحجم : ما يحجم به . قال ابن الكثير: (بالكسر) الآلة التي يجمع فيها دم الحجامة

عند المص ، و حرفته وفعله الحجامة."(۱)

تقریباً اِسی سے ملتی جلتی تشریح ملاعلی قاری حنفی رحمۃ اللہ نے بھی کی ہے:

"الحجامة بالكسر: اسم من الحجم على ما ذكره الجوهري و في (القاموس) الحجم : المص يحجِم و يحجُم (بالكسر والضم) ، و المحجم و المحجمة (بكسرهما): ما يحجم به ، و حرفته الحجامة ككتابة. انتهى. و لعلها مشتركة بينهما و إلا فالمناسب للمقام هو المعنى الأول فتأمل."(۲)

اردو زبان میں "حجامہ" کے لیے "سینگی" اور "پچھنا" کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔

حجامہ کے لغوی معنی پچھنے لگوانا۔(۳)

"سینگی" کے لغوی معنی: سوراخ کیا ہوا سینگ۔ جسے سینگی درد وغیرہ دور کرنے کے لیے بدن سے لگا کر منہ سے بدن کی گرمی چوستے ہیں، انسان کے جسم پر پچھنے لگا کر سینگی کے ذریعے خون چوسنا۔(۴)

"پچھنا" کے لغوی معنی: استرا، نشتر، گودنے کا آلہ، فصد، ٹیکا، گودنا۔(۵) وہ اوزار جس سے بدن گود کر سینگی لگوائی جاتی ہے۔(۶)

لیکن حجامہ کے حقیقی معنی: چوسنے کے ہیں۔ جیسا کہ ابونصر فارابی جوہری نے

---

(۱) أوجز المسالک ، کتاب الصیام ، باب ماجاء في حجامة الصائم :۱۷۳/۵

(۲) جمع الوسائل في شرح الشمائل، باب ماجاء في حجامة رسول الله:۵۳۴

(۳) القاموس الوحید: مادہ:حجم

(۴) فیروز اللغات: مادہ:س-ی

(۵) فیروز اللغات: مادہ: پ-چ/ جدید لغات اردو:۸۰

(۶) جامع نئی اردو لغت:۱۸۵

ابن السکیت کے حوالے سے لکھا ہے کہ حجم کے معنی چوسنا ہے: '' يقال: ما حجم الصبي ثدي أمه أي ما مصه. ''(۱)

پہلے زمانے میں حجامۃ کا مطلب ہوتا تھا: بدن کے مخصوص حصے پہ سینگی لگا کے منہ سے فاسد خون چوس کر تھوکنا۔ اب موجودہ زمانے میں منہ سے چوسنے کی بہ جائے ''ویکیوم'' کے ذریعے یہ عمل پورا کرتے ہیں۔ کپ نما ڈھکن بدن کے مخصوص حصے پر رکھ کر اس کو ویکیوم کرتے ہیں، جس سے بدن کھینچ کھینچاتے ہوئے ابھرنے لگتا ہے اور اُس میں فاسد خون بھی جمع ہونا شروع ہوجاتا ہے؛ پھر سوئی نما آلے کے ذریعے سوراخ کر کے پھر سے ویکیوم کرتے ہیں، جس سے جما ہوا فاسد خون منٹوں میں خارج ہوجاتا ہے۔

حجامۃ کی تعریف صاحبِ ''المواهب اللدنية'' نے یہ کی ہے:

''إخراج الدم بالمحجمة. ''(سینگی سے خون کا نکلنا۔)(۲)

حجامۃ، سینگی لگوانا اور پچھنا لگوانا؛ سب ایک ہی معنی میں استعمال ہوتے ہیں؛ مگر ''علاج الغرباء'' کے مصنف نے ''سینگی'' اور ''پچھنے'' میں فرق بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

> '' حجامہ کی دو قسمیں ہیں: ایک صرف ''سینگی'' پچھنے کے بدوں یہ خلافِ جہت میں، جذبِ مادہ اور عضو کو گرم کرنے کے واسطے ہے۔
> دوسری قسم: حجامۃ باشرط یعنی سینگی پچھنے دے کر یہ خاص عضو اور اطرافِ جلد کے پاک کرنے کے واسطے خوب ہے وسط ماہ میں۔''(۳)

(۱) الصحاح، مادہ: حجم:۱۱۳۵/۴ (بیروت)

(۲) المواهب اللدنية، باب ما جاء في حجامة رسول الله:۲۶۵

(۳) علاج الغرباء: نواں باب: حجامۃ اور علق کے بیان میں:۱۸

حجامہ کی اصطلاحی تحقیق

حجامۃ: مخصوص پیالے بدن پر الٹے لگا کر خون کھینچ کر نکالنے کا علاج ہے، کئی بیماریوں کے علاج کے لیے بہت مفید ہے۔

" الحجامة :هي العلاج عن طريق مص و تسريب الدم عن طريق استعمال الكاسات ، و يكون بطريقتين: الحجامة الرطبة ، والحجامة الجافة . و هي طريقة طبية كانت تستخدم لعلاج كثير من الأمراض ؛ لأن الناس كانوا يجهلون أسباب الأمراض وكانت الوسائل العلاجية محدودة جدا. "(۱)

ایک اور تعریف یہ ہے کہ مخصوص آلے سے جسم انسانی کے مخصوص مقامات سے فاسد خون نکالنا۔

حجامہ کی تاریخ

حجامہ کی تاریخ سے متعلق ایک بات ''ویکی پیڈیا'' سے حاصل ہوئی کہ اشودیون قوم (ایک قدیم قوم گزری ہے، جس کا زمانہ عیسیٰ علیہ السلام سے (۳۳۰۰) پہلے کا ہے) حجامہ کو علاج کے طور پر استعمال کرتی تھی۔اسی طرح فرعونیوں (جن کی تاریخ ۲۲۰۰ قبل مسیح کی ہے) کے مزاروں کے نقوش میں بھی حجامہ لگاتے ہوئے دکھایا گیا ہے اور چینی لوگ حجامے کے علاج کو بہت اہمیت دیتے ہیں اور اب بھی حجامہ کے عادی ہیں، عرب کے قدیم لوگ بھی حجامہ استعمال کرتے تھے۔

" استخدم الأشوديون الحجامة منذ (۳۳۰۰/قبل

(۱) گوگل، ویکی پیڈیا، مادہ: حجامہ

المسيح) و تدل نقوش المقابر أن الفراعنة استخدموها لعلاج بعض الأمراض (٢٢٠٠/قبل المسيح). أما في الصين ، فإن الحجامة مع الإبريصينية تعتبر أن أهم ركائز الطب الصيني ؛ حتى الأن كما استخدمها الأطباء (الإغريق) و وصفوا طرق استخداماتها كما عرفها العرب القدماء متاثرين بالمجتمعات المحيطة بهم. "(۱)

اِس تاریخ سے قطعِ نظر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّم کا حجامہ کرنا سب سے بڑی دلیل ہے، کہ یہ ایک کامیاب علاج ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّم کے اقوال اور افعال مل جانے کے بعد ہمیں کسی اور کی طرف جھانکنے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی ہم کہتے پھریں، کہ یہ چین کا سرکاری علاج ہے؛ اِس لیے یہ بہت مفید ہے۔ ہم کو چاہیے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّم کے اقوال واعمال کو بہ طورِ دلیل پیش کریں۔

اِس موضوع پر امام رازی رَحِمَہُ اللہُ ، بو علی سینا اور ابو القاسم زہراوی (Albucasis) نے مستقل کتابیں لکھی ہیں۔

حجامہ کے فضائل

یہاں پر چند احادیث حجامہ کی فضیلت سے متعلق درج کی جارہی ہیں، جن میں حجامہ کی فضیلت کے علاوہ شہد، داغنا، قسطِ بحری (عودِ ہندی) نسوار، لدود اور مسہل کی فضیلت بھی بیان کی گئی ہے۔ اِس رسالے میں حجامہ کی تفصیل مقصود ہے؛ اس لیے حجامہ کے علاوہ دیگر علاجوں کی بحث عمداً چھوڑ دی گئی ہے۔

(۱) گوگل، ویکی پیڈیا، مادہ: حجامہ

پہلی حدیث:

« عن ابن عباس ﷺ عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: الشفاء في ثلاث: شربة عسل، شرطة محجم، و كية نار، و أنهى أمتي عن الكي. »(۱)

(حضرت ابن عباس ﷺ کہتے ہیں کہ آپ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: شفا تین چیزوں میں ہے: ایک: حجامۃ میں، دوسرے: شہد پینے میں اور تیسرے آگ سے داغنے میں؛ لیکن میں اپنی امت کو داغنے سے منع کرتا ہوں۔)

ابن قیم رحمہ اللہ نے ابوعبداللہ مازری رحمہ اللہ کے حوالے سے لکھا ہے:

"بیماریاں یا تو خون کے سبب ہوتی ہیں یا صفرے سے یا بلغم سے یا سودا سے ہوتی ہیں۔ اگر خون کی وجہ سے ہیں: تو اُن کا علاج فاسد خون نکال دینا ہے اور بقیہ تینوں کا علاج اِسہال ہے، جس کے لیے آپ نے شہد کو تجویز فرمایا۔ اگر اِن سے علاج نہ ہو؛ تو آخر میں داغنا ہے۔"(۲)

☆ دوسری حدیث:

حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ آپ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا:

«إن أمثل ما تداويتم به الحجامة و القسط البحري.»(۳)

(تم جن چیزوں سے علاج ودوا کرتے ہو، ان میں بہترین چیز حجامۃ

---

(۱) البخاري، كتاب الطب، باب الشفاء في ثلاث: ۵۶۸۰

(۲) مظاہر حق (جدید): ۲۷۱/۵، زاد المعاد، فصل في منافع الحجامة: ۶۷۲

(۳) البخاري، كتاب الطب، باب الحجامة من الداء: ۵۶۹۶، مسلم، كتاب السلام، باب لكل داء دواء: ۵۷۴۲

اور قسطِ بحری کا استعمال کرنا ہے۔)

☆ تیسری حدیث:

«عن أبي رافع عن جدته سلمى خادم رسول الله (۱) قالت: ما كان أحد يشتكي إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وجعاً في رأسه إلا قال: "احتجم"، و لا وجعاً في رجليه إلا قال: "اخضبهما"۔» (۲)

(آپ کی خادمہ حضرت سلمی کہتی ہیں: جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سر کی بیماری کی شکایت کرتا؛ تو اُس کو "حجامۃ" کا حکم دیتے اور جو شخص پاؤں کے درد کی شکایت کرتا؛ تو اُس کو "مہندی" لگانے کا حکم دیتے۔)

صاحبِ "مرقاة المفاتيح" نے حجامۃ کے لیے "ناشئاً من كثرة الدم" اور پیر کے درد کے لیے "ناشئاً من الحرارة" کی قید لگائی ہے۔(۳)

مطلب: خونی امراض کے لیے حجامہ کا مشورہ دیتے اور گرمی کی وجہ سے پیروں میں درد ہو؛ تو مہندی لگانے کا مشورہ دیتے تھے۔

☆ چوتھی حدیث:

«عن أبي كبشة الأنماري، قال كثير: إنه حدثه أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يحتجم على هامته و بين كتفيه و هو

(۱) حضرت سلمی رضی اللہ عنہا جلیل القدر صحابیہ ہیں، حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کی زوجہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی دایہ ہیں۔ کما فی مظاہر حق (جدید)، کتاب الطب والرقی: ۵/۲۸۶

(۲) أبو داود، كتاب الطب، باب موضع الحجامة: ۳۸۵۸

(۳) مرقاة المفاتيح، كتاب الطب و الرقى: ۸/۳۱۱

یقول من أهراق من هذه الدماء فلا یضره ألا یتداوی بشيء لشيء.»(۱)

(آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اپنے سر پر اور اپنے دونوں مونڈھوں کے درمیان حجامۃ کرواتے اور فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص اِن (سر اور مونڈھوں کے) خونوں میں سے کچھ (فاسد خون) نکال دیا کرے؛ وہ اگر کسی بیماری میں کسی دوا سے علاج نہ کرے؛ تو کچھ بھی نقصان نہ ہوگا۔)

☆ پانچویں حدیث:

« إن خیر ما تداویتم به السعوط ، و اللدود ، و الحجامة ، و المشي.»(۲)

(تمھارے علاجوں میں بہترین علاج: نسوار (ناک میں دوا چڑھانا) منہ کے کنارے سے (زبان کو ایک طرف کر کے) دوا ڈالنا، حجامۃ اور مسہل (دست آور دوا) ہے۔)

☆ چھٹی حدیث:

«عن أنس بن مالک أن رسول الله قال من أراد الحجامة فلیتحر سبعة عشر أو تسعة عشر أو إحدی و عشرین.»(۳)

---

(۱) أبو داود ، کتاب الطب ، باب في موضع الحجامة:۳۸۵۹،ابن ماجه ، کتاب الطب، باب موضع الحجامة: ۳۴۸۴

(۲) الترمذي، کتاب الطب ، باب ما جاء في الحجامة:۲۰۵۳، زاد المعاد ، فصل في الحجامة: ۶۷۲

(۳) ابن ماجه ، کتاب الطب ، باب في أي الأیام یحتجم:۳۴۸۶ ، الترمذي، باب ماجاء في الحجامة:۲۰۵۱

(آپ ﷺ نے فرمایا جو حجامہ کروانا چاہے؛ سترھویں، انیسویں اور اکیسویں تاریخوں میں حجامۃ کروائے۔)

☆ ساتویں حدیث:

«عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: من احتجم لسبع عشرة و تسع عشرة و إحدى و عشرين كان شفاء من كل داء.» (۱)

(آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص سترھویں، انیسویں اور اکیسویں تاریخوں میں حجامۃ کروائے گا؛ اُس کو ہر بیماری سے شفا حاصل ہوتی ہے۔)

☆ آٹھویں حدیث:

« عن أبي كبشة الأنماري رضي الله عنه أن رسول الله احتجم علي هامته من الشاة المسمومة.»

آپ ﷺ نے ایک بکری کا زہر آلود گوشت کھا لینے کی وجہ سے اپنے سر پر حجامۃ کروایا۔ (۲)

☆ نویں حدیث:

«حدثني مالك أنه بلغه أن رسول الله ﷺ قال: " إن كان دواء يبلغ الداء فإن الحجامة تبلغه.» (۳)

(آپ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی ایسی دوا ہو، جو بیماری پر

(۱) ابوداود ، كتاب الطب ، باب متى تستحب الحجامة؟ : ۳۸۶۱

(۲) رواه رزين (بحوالہ) مشكوة المصابيح ، كتاب الطب والرقى: ۳۹۱

(۳) الموطا للإمام مالك: ۱۷۶۱

اثر انداز ہو، تو وہ حجامہ ہے، جب کہ وہ بیماری خون کی خرابی کی وجہ سے ہو۔)

" قال الباجي رحمہ اللہ على معنى التحقيق للتداوي بها:
وذلک في داء مخصوص يكون سببه كثرة الدم ."(۱)

حجامہ کی ایک خصوصی فضیلت

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجامہ کی ایک خاص فضیلت جو بتائی، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آسمانی علاجوں میں سے ہے اور فرشتوں کا تجویز کردہ علاج ہے، فرشتوں نے معراج میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کی امت کو حجامہ کا مشورہ دیا او جبرئیلِ امین علیہ السلام نے اِتنی تاکید کی، کہ آپ کے نزدیک اُس کی اہمیت بہت بڑھ گئی۔

☆ دسویں حدیث:

« عن علي رضی اللہ عنہ قال: نزل جبرئيل علیہ السلام على النبي صلی اللہ علیہ وسلم بحجامة الأخدعين، والكاهل.»(۲)

(حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام گردن کی دونوں طرف کی رگوں اور مونڈھوں کے درمیان حجامہ کو لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئے۔)

☆ گیارہویں حدیث:

« عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال: حدث رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم عن ليلة أسري به أنه لم يمر على ملإ من

(۱) أوجز المسالک، کتاب الاستئذان، باب ما جاء في الحجامة وأجرة الحجام :۱۷/۳۳۴

(۲) ابن ماجه، کتاب الطب، باب موضع الحجامة:۳۴۸۲

الملئكة إلا أمروه أن مر أمتك بالحجامة.»(۱)

(حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم معراج کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا، کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ملائکہ کی جس جماعت کے پاس سے بھی گزرے، اُس نے آپ سے یہی عرض کیا کہ اپنی امت کو حجامۃ کا حکم دو۔)

☆ بارہویں حدیث:

«و روي أنه صلی اللہ علیہ وسلم قال: " الحجامة على الريق دواء، و على الشبع داء، وفي سبعة عشر من الشهر شفاء، و يوم الثلثاء صحة للبدن، ولقد أوصاني خليلي جبرئيل علیہ السلام بالحجامة؛حتى ظننت أنه لابد منها.»(۲)

(آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے، کہ خالی پیٹ حجامۃ کروانا علاج ہے، شکم سیری کی حالت میں بیماری ہے، سترھویں چاند کو کروانا شفا ہے، منگل کا دن بدن کی صحت کے لیے موزوں ہے اور میرے دوست جبرئیل علیہ السلام نے حجامے کی (کئی بار) وصیت کی؛ یہاں تک کہ مجھے یہ خیال ہونے لگا کہ یہ بہت ہی ضروری چیز ہے۔)

حجامے کے علاج کو اللہ نے آسمان سے بھیجا، جبرئیل امین علیہ السلام اُس کو لے کر اُترے اور فرشتوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ اپنی امت کو اِس علاج کا حکم دو؛ نیز جبرئیل کی وصیت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خیال ہونے لگا، کہ اس کے بغیر چارۂ کار نہیں۔ معلوم ہوا کہ یہ مہتم بالشان علاج ہے اور اِس میں شفا ہی شفا ہے۔

(۱) الترمذی، باب ماجاء في الحجامة:۲۰۵۲، ابن ماجه، كتاب الطب ،باب الحجامة:۳۴۷۷

(۲)جمع الوسائل،باب ما جاء في حجامة رسول الله:۵۴۰

حجامۃ کے فائدے

حجامے کا تعلق خون سے ہے۔خون ایسی چیز ہے، جو جسمِ انسانی کے ہر گلی میں دوڑتا ہے، اِس میں فساد ہے؛ تو جسمِ انسانی فساد سے دوچار ہوتا ہے، اگر اُس کے فساد کو دور کر دیا جائے؛ تو پھر جسمِ انسانی کا فساد بھی دور ہو جائے گا۔آنے والی احادیث سے معلوم ہوگا کہ حجامے سے حافظہ مضبوط ہوتا ہے، بدن ہلکا پھلکا رہتا ہے اور آنکھوں کی روشنی بھی بڑھتی ہے۔ پانچ بیماریوں (دیوانگی، کوڑھ، جلد کی سفیدی اور حواس کی سستی، پورے سر درد، داڑھ اور آنکھوں کے درد) کے لیے سود مند ہے۔ بیماریوں کی تفصیل اگلے باب میں آئے گی۔

صاحبِ ''المواهب اللدنية'' نے لکھا ہے:

" و للحجامة فوائد كثيرة يعلم بعضها من أحاديث الباب."(۱)

(حجامت کے بہت سارے فوائد ہیں، جن میں سے بعض کی معلومات ذکر کردہ احادیث سے ہوتی ہیں۔)

شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا صاحب رحمۃ اللہ نے لکھا ہے کہ'' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ ''سینگی لگانا بہترین دوا ہے۔'' بالکل صحیح ہے؛ مگر اُس کے مخاطب حرمین کے نوجوان ہیں اور ایسے ہی ہر گرم ملک کے رہنے والے، کہ اُن کا خون رقیق ہونے کی وجہ سے بدن کے سطحِ ظاہر کی طرف زیادہ مائل ہوتا ہے اور ملکی حرارت اُس کو ظاہر کے زیادہ قریب کر دیتی ہیں؛ اِسی وجہ سے حکما چالیس سے زیادہ عمر والے کے لیے سینگی کو مفید نہیں بتاتے۔(۲)

---

(۱) المواهب اللدنية ،باب ما جاء في حجامة رسول الله:۲۶۵

(۲) خصائلِ نبوی، باب ما جاء في حجامة رسول الله:۳۸۳

☆ سینگی جلد کے تمام اطراف سے خون نکالتی ہے، گرم علاقوں میں یہ انتہائی مفید ہے۔(۱)

" عليكم بالحجامة في جوزة القمحدوة ؛ فإنها تشفي من خمسة أدواء ذكر منها الجذام . و في حديث آخر عليكم بالحجامة في جوزة القمحدوة ؛ فإنها شفاء من اثنين و سبعين داء."(۲)

(تم "قمحدوة"(سر کے پچھلے حصے میں اُٹھی ہوئی جگہ) کے درمیان پچھنا لگوانا! اِس لیے کہ یہ پانچ بیماریوں کے لیے مفید ہے، اِن میں جذام کو بھی گنوایا۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ وہ بہتر (۷۲) بیماریوں کے لیے شفا ہے۔)

«عن نافع عن ابن عمرؓ قال : يا نافع! قد بيغ بي الدم ، فالتمس لي حجاماً ، و اجعله رفيقاً إن استطعت ولا تجعله شيخاً كبيراً ، و لا صبياً صغيراً ؛ فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: "الحجامة على الريق أمثل ، و فيه شفاء و بركة ، و تزيد في العقل ، و في الحفظ فاحتجموا على بركة الله يوم الخميس ، و اجتنبوا الحجامة يوم الأربعاء والجمعة والسبت و يوم الأحد تحرياً ، و احتجموا يوم الاثنين والثلثاء ؛ فإنه اليوم الذي عافى الله فيه أيوب من البلاء ، و ضربه بالبلاء يوم الأربعاء

(۱)مظاہرِ حق (جدید)، کتاب الطب والرقی و زاد المعاد، فصل في منافع الحجامة :۶۷۳

(۲)زاد المعاد،فصل في اختلاف الأطباء في الحجامة على نقرة القفا:۶۷۳

فإنه لا يبدو جذام و لا برص إلا يوم الأربعاء أو ليلة الأربعاء. »(۱)

(نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے جسم میں خون جوش مار رہا ہے، حجامۃ کرنے والے کو بلا لاؤ؛ لیکن جوان آدمی کو لانا! بچے اور بوڑھے کو نہ لانا۔ نافع کا بیان ہے، کہ اُس کے بعد ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے، کہ نہار منہ حجامۃ لگوانا بہتر ہے، اِس سے عقل میں زیادتی ہوتی ہے اور حافظہ تیز ہوتا ہے، جس کا حافظہ اچھا ہو، اُس کا حافظہ قوی ہو جاتا ہے، پس جو شخص حجامۃ کروائے، وہ اللہ کا نام لے کر جمعرات کو حجامہ لگوائے اور جمعہ، ہفتہ اور اتوار کے دنوں میں نہ لگوائے اور پھر پیر اور منگل کے دن لگوائے اور بدھ کے دن نہ لگوائے؛ اِس لیے کہ بدھ کا دن وہ دن ہے، جس میں ایوب علیہ السلام بلا میں مبتلا ہوئے اور جذام اور برص کی بیماریاں بھی بدھ کے دن پیدا ہوتی ہیں، یا بدھ کی رات میں۔)

« وقال ابن عباس رضی اللہ عنہ : قال نبي الله صلی اللہ علیہ وسلم : "نعم العبد الحجام يذهب بالدم ، ويخف الصلب و يجلو البصر." »(۲)

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حجامۃ کرنے والا بہترین آدمی ہے، جو (خراب) خون کو دور

(۱) ابن ماجه، كتاب الطب ، في أي الأيام يحتجم:۳۴۸۷

(۲) الترمذي، باب ما جاء في الحجامة:۲۰۵۳، ابن ماجه ،كتاب الطب ، في أي الأيام يحتجم:۳۴۷۸ ، زاد المعاد ، فصل في الحجامة : ۶۷۲

کرتا ہے، پیٹھ کو ہلکا کرتا ہے اور بینائی کو تیز کرتا ہے"۔)

حجامۃ کی ضرورت اور اُس کا وقت؟

حجامہ کی ضرورت کبھی بھی ہوسکتی ہے۔ مثلاً: سر کی بیماری لاحق ہوجائے، آدھا سر درد کرنے لگے، خون جوش مارنے لگے، حافظے سے متعلق کوئی شکایت ہو وغیرہ۔ اِن صورتوں میں حجامہ بہت مفید ہوگا۔

آنے والی احادیث میں اُن بیماریوں کی نشاندہی کے ساتھ حجامے سے متعلق کچھ ضمنی باتیں بھی آگئی ہیں، جن میں خصوصیت کے ساتھ حجامہ کا وقت ہے، حجامہ کن دنوں میں کرنا اور کن دنوں میں نہیں کرنا ہے؟ اُس کے لیے مستقل باب آرہا ہے۔

«عن أبي رافع عن جدته سلمى خادم رسول الله (۱) قالت: ما كان أحد يشتكي إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وجعاً في رأسه إلا قال: "احتجم"، ولا وجعاً في رجليه إلا قال: "اخضبهما". » (۲)

(آپ کی خادمہ حضرت سلمی کہتی ہیں: جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سر کی بیماری کی شکایت کرتا؛ تو اُس کو "حجامۃ" کا حکم دیتے اور جو شخص پاؤں کے درد کی شکایت کرتا؛ تو اُس کو "مہندی" لگانے کا حکم دیتے۔)

مطلب: اگر سر درد خونی ہو، تو پچھنا کا مشورہ دیتے اور پیر درد گرمی کی وجہ سے ہو؛ تو مہندی کا مشورہ دیتے تھے۔

(۱) حضرت سلمی رضی اللہ عنہا: جلیل القدر صحابیہ ہیں، حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کی زوجہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی دایہ ہیں۔ کما فی مظاہرِ حق (جدید)، کتاب الطب والرقی: ۵/۲۸۶

(۲) أبو داود، كتاب الطب، باب موضع الحجامة: ۳۸۵۸

« وقال محمد بن سواء أخبرنا هشام عن عكرمة عن ابن عباس ﷺ أن رسول الله ﷺ احتجم وهو محرم في راسه من شقيقة كانت به.»(۱)

(حضرت عکرمہ نے حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت کیا کہ آں حضرت ﷺ نے آدھے سر کے درد کی وجہ سے اپنے سر پر بہ حالتِ احرام پچھنے لگوائے۔)

نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر ﷺ نے کہا: میرے جسم میں خون جوش مار رہا ہے، حجامۃ کرنے والے کو بلا لاؤ؛ لیکن جوان آدمی کو لانا! بچے اور بوڑھے کو نہ لانا۔ نافع کا بیان ہے، کہ اُس کے بعد ابن عمر ﷺ نے کہا: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے، کہ نہار منہ حجامۃ لگوانا بہتر ہے، اِس سے عقل میں زیادتی ہوتی ہے اور حافظہ تیز ہوتا ہے، جس کا حافظہ اچھا ہو، اُس کا حافظہ قوی ہوجاتا ہے، پس جو شخص حجامۃ کروائے، وہ اللہ کا نام لے کر جمعرات کو حجامت لگوائے اور جمعہ، ہفتہ اور اتوار کے دنوں میں نہ لگوائے اور پھر پیر اور منگل کے دن لگوائے اور بدھ کے دن نہ لگوائے؛ اِس لیے کہ بدھ کا دن وہ دن ہے، جس میں ایوب علیہ السلام بلا میں مبتلا ہوئے اور جذام اور برص کی بیماریاں بھی بدھ کے دن پیدا ہوتی ہیں، یا بدھ کی رات میں۔(۲)

شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا صاحب رحمہ اللہ نے سینگی اور فصد کے استعمال اور اُس کا موسم؛ نیز آپ ﷺ کا سینگی کھینچوانا اور اُس کی ترغیب دینے کی وجہ کو تحریر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

”اِن روایات میں سینگی کا استعمال کثرت سے نقل کیا گیا ہے اور بھی

(۱) البخاري، كتاب الطب، باب الحجم من الشقيقة والصداع:۵۷۰۱

(۲) ابن ماجه، كتاب الطب، في أي الأيام يحتجم:۳۴۸۷

احادیث کی کتابوں میں سینگی کا استعمال حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے قول اور فعل دونوں سے نقل کیا گیا ہے، حال آں کہ اطبا کے نزدیک فصد بہ نسبت سینگی کے زیادہ نافع ہے اور بہت سے امراض میں اکسیر ہے۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ یہ دونوں چیزیں علی الاطلاق نافع نہیں ہیں؛ بل کہ اِن میں تفصیل ہے۔ "حجاز" کا ملک گرم ہے، جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے، اِس ملک کے باشندوں کے لیے سینگی زیادہ مناسب ہے؛ اِس لیے کہ موسم کے گرم اور سرد ہونے سے مزاجوں میں بے حد تفاوت ہو جاتا ہے۔ گرم ملکوں میں اِسی طرح دوسرے ملکوں میں گرمی کے زمانے میں حرارت بدن کے ظاہری حصے پر آجاتی ہے اور باطنی حصے میں برودت کا اثر ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گرمی کے زمانے میں پسینے کی کثرت ہوتی ہے اور باطنی برودت کی وجہ سے کھانے کے ہضم میں دیر لگتی ہے اور مختلف امراض پیدا ہوتے ہیں؛ بہ خلاف سرد ملکوں کے اور اِسی طرح سردی کے زمانے میں دوسرے ملکوں میں آدمی کی حرارت ماحول کی سردی کی وجہ سے اندرونِ بدن میں چلی جاتی ہے، جس کی وجہ سے ہضم میں قوت پیدا ہوتی ہے، پیشاب میں بھاپ نکلتی ہے، امراض میں کمی ہوتی ہے، اِسی طرح "بقراط" کا مقولہ ہے کہ "سردی کے موسم میں اندرونِ بدن گرم زیادہ ہوتا ہے اور نیند زیادہ آتی ہے اور کھانا بہ سہولت ہضم ہوتا ہے"؛ اِسی وجہ سے ثقیل غذائیں سردی میں بہ سہولت ہضم ہو جاتی ہیں اور گرمی میں بہ دقت۔ اِسی وجہ سے اہلِ حجاز کو شہد، کھجور وغیرہ گرم چیزوں کے استعمال سے نقصان نہیں ہوتا۔ سینگی میں چوں کہ خون ظاہرِ بدن سے نکلتا ہے اور حجاز میں ظاہرِ بدن پر حرارت زیادہ ہوتی ہے؛ اِس لیے سینگی وہاں کے

لیے زیادہ مفید ہے اور فصد میں اندرونِ بدن سے اور رگوں سے خون کھینچتا ہے، اِس لیے فصد وہاں کے مناسب نہیں ہے، اسی لیے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے استعمال میں یہ منقول ہے۔"(۱)

ابن قیم رَحِمَہُ اللّٰہُ نے لکھا ہے:

" و تكره عندهم الحجامة على الشبع فإنها ربما أورثت سددا وأمراضاً رديئة."(۲)

اطبا کے نزدیک شکم سیری میں حجامہ ناپسندیدہ ہے، بسا اوقات اِس سے ناک کی بیماری پیدا ہو جاتی ہے، جس سے سانس لینے میں دشواری ہوتی ہے۔

" وفي أثر: الحجامة على الريق دواء وعلى الشبع داء وفي سبعة عشر من الشهر شفاء."(۳)

(اور ایک اثر میں ہے کہ خالی پیٹ حجامہ کروانا علاج ہے اور شکم سیری کی حالت میں بیماری ہے اور سترھویں چاند کو کروانا شفا ہے۔)

"جمع الوسائل" میں ملا علی قاری رَحِمَہُ اللّٰہُ نے اِس اثر کو اور اضافے کے ساتھ لکھا ہے؛ اضافی الفاظ یہ ہیں:

" و يوم الثلثاء صحة للبدن ، و لقد أوصاني خليلي جبرئيل عَلَيْهِ السَّلَام بالحجامة حتى ظننت أنه لابد منها."(۴)

(منگل کا دن، بدن کی صحت کے لیے موزوں ہے اور میرے

---

(۱) خصائلِ نبوی، باب ما جاء في حجامة رسول الله :۳۸۷

(۲) زاد المعاد ، فصل في هديه في أوقات الحجامة :۶۷۴

(۳) زاد المعاد ، فصل في هديه في أوقات الحجامة :۶۷۴

(۴) جمع الوسائل ، باب ما جاء في حجامة رسول الله :۵۴۰

دوست جبرئیل علیہ السلام نے حجامہ کی (کئی بار) وصیت کی؛ یہاں تک کہ مجھے یہ خیال ہونے لگا کہ یہ بہت ہی ضروری چیز ہے۔)

علامہ قسطلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

" و عند الأطباء أن أنفع الحجامة ما يقع في الساعة الثانية أو الثالثة ، وأن لا يقع عقب استفراغ من حمام أو جماع ، و لا عقب شبع ، ولا جوع ، وأنها تفعل في النصف الثاني من الشهر ثم في الربع الثالث من أرباعه أنفع من أوله و آخره ؛ لأن الأخلاط في أول الشهر تهيج ، و في آخره تسكن فأولى ما يكون الاستفراغ في أثنائه."(۱)

(دن کے دوسرے تیسرے حصے میں پچھنا لگانا اطبا کے نزدیک بہتر ہے، غسل اور جماع کے بعد صحیح نہیں، اِسی طرح زیادہ بھوک اور زیادہ شکم سیری کی حالت میں بھی ٹھیک نہیں، مہینے کے آخری پندرہ دنوں میں لگائے جائیں: چودہ تاریخ سے لے کر تیئیس تاریخ تک کے دن سب سے زیادہ مناسب ہیں؛ کیوں کہ جسم کے اخلاط میں (خون، سودا، صفرا، بلغم) مہینے کی ابتدا میں ہیجان ہوتا ہے، جب کہ مہینے کے آخر میں یہ ساکن ہوتے ہیں؛ اِس لیے درمیان کا عرصہ بہتر ہے؛ کیوں کہ وہ اخلاط کے اعتدال کا زمانہ ہوتا ہے۔)

اِسی طرح جن لوگوں کے مزاج میں برودت زیادہ اور حرارت نہ کے برابر ہو،

(۱) فتح الباري ، كتاب الطب ، باب أي ساعة يحتجم:۱۰/۱۸۴ ، إرشاد الساري ، كتاب الطب ، باب أي ساعة يحتجم:۲۱/۴۲۳ ، جمع الوسائل ، باب ما جاء في حجامة رسول الله :۵۴۰

اُن کے لیے پچھنے لگوانا زیادہ مفید نہیں رہتا۔ چناں چہ قسطلانی نے طبری کی روایت سندِ صحیح کے ساتھ ابن سیرین رحمہ اللہ سے نقل کی ہے:

« إذا بلغ الرجل أربعين سنة لم يحتجم. »(۱)

(جب چالیس سال کی عمر ہو جائے، تو پچھنا نہ لگوائے۔)

بدرالدین عینی رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

" وهذا محمول على من لم تتعين حاجته إليه ، وعلى من لم يعتد به."(۲)

(چالیس سال کے بعد پچھنا نہ لگانے کی بات اُس آدمی کے لیے ہے، جو پچھنے کا عادی نہیں ہے، یا پچھنے کی ضرورت نہیں ہے۔)

علامہ ابن القیم رحمہ اللہ "زاد المعاد" میں فرماتے ہیں:

"الحجامة في الأزمان الحارة و الأمكنة الحارة و الأمزجة الحارة التي دم أصحابها في غاية النضج أنفع."(۳)

(موسمِ گرما میں اور گرم مزاجوں میں اور گرم علاقوں میں جہاں کے باشندوں کا خون زیادہ گاڑھا ہوتا ہے، اُن کے لیے سینگی کھنچوانا زیادہ مفید ہے۔)

اِسی طرح جن لوگوں کے مزاج میں برودت زیادہ اور حرارت نہ ہو، اُن کے

---

(۱) إرشاد الساري، كتاب الطب ، باب الحجامة من الداء:۱۲/۴۲۳، جمع الوسائل ، باب ما جاء في حجامة رسول الله :۵۳۷

(۲) عمدة القاري ، كتاب الطب ، باب الحجامة من الداء : ۱۹/ ۵۶۷

(۳) زاد المعاد ، فصل في منافع الحجامة :۶۷۲ ، جمع الوسائل،باب ما جاء في حجامة رسول الله :۵۳۷

لیے پچھنے لگوانا زیادہ مفید نہیں رہتا۔(۱)

حضرت اقدس مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ نے ”تکملة فتح الملهم“ میں لکھا ہے:

" وقد أخرج الطبري بسند صحيح عن ابن سيرين قال: إذا بلغ الرجل أربعين سنة لم يحتجم. قال الطبري: وذلک أنه يصير من حينئذ في انتقاص من عمره ، وانحلال من قوى جسده ؛ فلا ينبغي أن يزيده وهياً بإخراج الدم إلى آخره ، وهو محمول على من لم تتعين حاجته إليه وعلى من لم يعتد به."(۲)

مطلب یہ ہے کہ چالیس سال کے بعد پچھنا نہ لگوائے؛ کیوں کہ وہ زمانہ عمر کے ڈھلنے اور قوی کے مضمحل ہونے کا ہے۔مناسب نہ ہوگا کہ حجامہ کے ذریعے خون نکال کے نقصان اٹھائے؛ مگر جو آدمی اُس کا عادی ہے یا جس کو ضرورت ہے، اُس کو حجامہ سے ضرر نہ ہوگا۔

حجامہ دو سال سے کم عمر میں ممنوع ہے اور ساٹھ برس کے بعد منع ہے۔(۳)

حجامہ کن دنوں میں کروانا چاہیے اور کن میں نہیں؟

احادیثِ مبارکہ میں حجامہ کے ایام سے متعلق مختلف باتیں موجود ہیں، کہیں تاریخ کی وضاحت ہے، کہیں ایام کی تعیین ہے۔ چند احادیث ملاحظہ فرمایئے؛ پھر اُس کی روشنی میں فیصلہ کرنا آسان ہوگا۔

---

(۱) کشف الباری ،کتاب الطب ، باب الحجامة من الداء:۱۱/۴۲۶

(۲) تکملة فتح الملهم ،كتاب الطب ، باب لكل داء دواء:۴/۳۳۵ جمع الوسائل ، باب ما جاء في حجامة رسول الله :۵۳۷

(۳) علاج الغرباء، نواں باب: حجامہ اور علق میں:۱۸

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: منگل کے دن سترھویں تاریخ کو حجامہ کروانا سال بھر کی بیماریوں کی دوا ہے۔(۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سترھویں، انیسویں اور اکیسویں تاریخوں میں حجامہ کو پسند فرماتے تھے۔(۲)

اِن تواریخ میں خون کا جوش، اعتدال پر ہونے کی بنا پر جسم کو زیادہ فائدہ ہوگا۔

نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے جسم میں خون جوش مار رہا ہے، حجامہ کرنے والے کو بلالاؤ؛ لیکن جوان آدمی کو لانا! بچے اور بوڑھے کو نہ لانا۔ نافع کا بیان ہے، کہ اُس کے بعد ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے، کہ نہار منہ حجامہ لگوانا بہتر ہے، اِس سے عقل میں زیادتی ہوتی ہے اور حافظہ تیز ہوتا ہے، جس کا حافظہ اچھا ہو، اُس کا حافظہ قوی ہوجاتا ہے، پس جو شخص حجامہ کروائے، وہ اللہ کا نام لے کر جمعرات کو حجامہ کروائے اور جمعہ، ہفتہ اور اتوار کے دنوں میں نہ لگوائے اور پھر پیر اور منگل کے دن لگوائے اور بدھ کے دن نہ لگوائے؛ اِس لیے کہ بدھ کا دن وہ دن ہے، جس میں ایوب علیہ السلام بلا میں مبتلا ہوئے اور جذام اور برص کی بیماریاں بھی بدھ کے دن پیدا ہوتی ہیں، یا بدھ کی رات میں۔(۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سترہ یا انیس یا اکیس تاریخ کو پچھنا لگوانا ہر بیماری کے لیے شفا ہے۔(۴)

(۱) مشکوۃ المصابیح ، کتاب الطب والرقی:۳۹۱

(۲) شرح السنۃ (بہ حوالہ مشکوۃ المصابیح ، کتاب الطب والرقی):۳۸۹

(۳) ابن ماجه ، کتاب الطب ، في أي الأيام يحتجم:۳۴۷۸

(۴) أبو داود ، کتاب الطب ، باب متى تستحب الحجامة : ۳۸۶۱

ہر وہ بیماری جو خون کے خراب ہونے کے سبب ہو۔(۱)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ کن دنوں میں حجامہ ناپسندیدہ ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ یہ بات بدھ اور ہفتہ کے دن سے متعلق ہے۔

زہری رحمہ اللہ سے مرسلاً روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«جو شخص بدھ یا ہفتہ کے دن حجامۃ کروائے اور اس کو برص یا کوڑھ ہو جائے، تو اپنے نفس ہی کو ملامت کرنی چاہیے۔»(۲)

حضرت زہری رحمہ اللہ سے مرسلاً روایت ہے کہ بدھ یا ہفتہ کو حجامہ لگوانے سے خارش یا برص کی بیماری لاحق ہو جائے، تو اُس کا ذمہ دار، وہ خود ہے۔(۳)

حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے ہفتہ اور بدھ کے دن حجامۃ اور داغ لگوانے سے متعلق پوچھا گیا، تو آپ نے ناپسند فرمایا اور کہا کہ ایک آدمی اِس سے متعلق حدیث کو فضول سمجھ کے اِس دن داغ بھی لگوایا اور حجامہ بھی لگوایا، تو اُسے برص کی بیماری لاحق ہوگئی۔(۵)

حضرت کبشہ بنت ابی بکرہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اُن کے والد اپنے گھر والوں کو منگل کے دن حجامۃ سے منع کرتے تھے اور کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منگل کا دن خون (کے غلبے یا دوران) کا دن ہے، اِس دن میں ایک ایسی گھڑی

---

(۱) مرقاۃ المفاتیح ، کتاب الطب والرقی:۸/۳۶۶

(۲) زاد المعاد ، فصل في الأیام اللتي تکرہ فیھا الحجامۃ : ۶۷۴

(۳) مشکوۃ، کتاب الطب والرقی (بہ حوالہ مسند أحمد):۳۸۹، مراسیل أبي داود :۱۸

(۴) شرح السنۃ (بہ حوالہ مشکوۃ ، کتاب الطب والرقی)

(۵) زاد المعاد،فصل في الأیام اللتي تکرہ فیھا الحجامۃ :۶۷۵، جمع الوسائل باب ما جاء في حجامۃ النبي

ہے،جس میں خون نکلوانے سے پھر نہیں رکتا۔(۱)

اطبا اِس بات پر متفق ہیں کہ حجامہ مہینے کے درمیانی حصے میں لگانا شروع اور آخر میں لگانے سے زیادہ مفید ہے اور ضرورت کے وقت مہینے کے کسی بھی وقت لگانا مفید ہے۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ رات کو پچھنے لگوائے۔(۲)

«عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال: احتجم النبي صلی اللہ علیہ وسلم وهو صائم.» (۳)

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے میں پچھنے لگوائے۔)

صاحبِ ''قانون'' کہتے ہیں کہ دن میں دوسرا یا تیسرا پہر حجامے کا وقت ہے، غسل کے بعد حجامہ سے بچنا چاہیے، اگر کسی کا خون گاڑھا ہو، تو اُس کو چاہیے کہ پہلے نہالے، پھر تھوڑی دیر توقف کرے، پھر حجامہ لگالے۔(۴)

یہاں پر بعض احادیث وہ ہیں، جن میں تاریخ ہے، بعض میں دن کی تعیین ہے۔ اِن احادیث میں چاند کی سترہ، انیس اور اکیس تاریخوں میں حجامہ کو مفید بتایا گیا، اِن تاریخوں میں کوئی بھی دن آجائے، اُس کی فکر نہ کریں؛ خواہ منگل ہو یا ہفتہ یا بدھ ہو، اَیسے موقعوں پر تاریخ والی احادیث کو پیش نظر رکھنی چاہیے۔

اگر سترہ، انیس اور اکیس کی تاریخ نہیں ہے، تو پھر دنوں والی احادیث کو ذہن میں رکھتے ہوئے بدھ اور ہفتے کے دن سے پرہیز کریں؛ کیوں کہ اِن دنوں میں برص

---

(۱) أبو داود ، كتاب الطب ، باب في موضع الحجامة : ۳۸۶۲

(۲) البخاري ، كتاب الطب ، باب أي ساعة يحتجم : ۵۶۹۴ (تعليقاً)

(۳) البخاري ، كتاب الطب ، باب أي ساعة يحتجم : ۵۶۹۴

(۴) زاد المعاد ، فصل في هديه في أوقات الحجامة : ۶۷۴

اور کوڑھ کی بیماری کو خاص دخل ہے۔

منگل کے دن حجامہ لگوانے سے متعلق روایات مختلف وارد ہوئی ہیں، پس جب تک ضرورتِ شدیدہ نہ ہو؛ پرہیز بہتر ہے۔(۱)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ضرورت کے وقت کبھی بھی پچھنا لگوا لیتے تھے۔(۲) امام احمد کے عمل سے معلوم ہو رہا ہے، کہ وہ ضرورت کے وقت تاریخ اور دن کا لحاظ نہیں کرتے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی بار حجامہ لگوایا اور کہاں کہاں لگوایا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجامہ کروانے سے متعلق کئی احادیث موجود ہیں، جن میں حجامہ کی جگہ، بیماری سے متعلق تفصیل ہے، حضرت شیخ الحدیث زکریا صاحب رحمہ اللہ نے ابن قیم رحمہ اللہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مونڈھوں کے درمیان، گردن کی دونوں طرف کی رگوں پر، مونڈھوں کے درمیان اور گردن کی دونوں طرف کی رگوں پر (ایک ہی وقت میں)، سر پر، ورک (ران کے اوپر حصے) پر، سر کے درمیانی حصے پر اور قدم کی پشت پر سینگی کھنچوائی ہے۔

" وقد ورد في الروايات احتجام النبي صلی اللہ علیہ وسلم بمواضع مختلفة. قال الشيخ ابن القيم رحمہ اللہ: قال أنس رضی اللہ عنہ: كان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يحتجم في الأخدعين والكاهل ، و في الصحيحين عنه : كان رسول الله

(۱) مظاہر حق ، کتاب الطب والرقی: ۵/۳۰۳

(۲) زاد المعاد ، فصل في هديه في أوقات الحجامة: ۴/۶۷

ويحتجم ثلاثاً : واحدة على كاهله، واثنتين على الأخدعين و في"الصحيح" عنه: أنه احتجم وهو محرم في رأسه لصداع كان به ، و في " سنن ابن ماجه" عن علي ﷺ نزل جبرئيل على النبي صلى الله عليه وسلم بحجامة الأخدعين و الكاهل و في "سنن أبي داود" من حديث جابر ﷺ أن النبي صلى الله عليه وسلم احتجم في وركه من وثي كان به وتقدم في "كتاب الحج" احتجامه صلى الله عليه وسلم على وسط رأسه ، وعلى ظهر القدم ."(۱)

کن جگہوں میں حجامہ لگوایا جاتا ہے؟

حجامہ کن جگہوں میں لگاتے ہیں، اُس کی تفصیل اطبا کی کتابوں میں ملے گی، یہاں پر اُن جگہوں کی نشان دہی کی جارہی ہے، جو احادیث میں یا شروحاتِ احادیث میں ذکر کی گئی ہیں، اُسی کے ساتھ کن بیماریوں کے لیے مفید ہے؟ اُس کی وضاحت بھی آگئی ہے۔

(۱) ورک یعنی ران کے اوپر حصے پر:

حضرت جابر ﷺ کہتے ہیں: " آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ران کے اوپر والے حصے میں حجامۃ کروایا موچ آجانے سے۔(۲)"وثا"(ایسا موچ، جس میں ہڈی نہ ٹوٹی ہو۔)

(۲)مونڈھوں کے درمیان : مونڈھوں کے درمیان پچھنا لگوانا،

(۱) أوجز المسالک ،کتاب الاستیذان ، باب ما جاء في الحجامة وأجرة الحجام :۳۳۰/۱۷

(۲) أبو داود ،کتاب الطب ، باب في قطع العرق وموضع الحجم:۳۸۶۳ ، النسائي ، کتاب المناسک، الحجامة للمحرم:۲۸۵۱

کندھے اور حلق کی بیماریوں کے لیے مفید ہے۔

" الحجامة على الكاهل تنفع من وجع المنكب والحلق. "(۱)

(۳) **گردن کی دونوں طرف کی رگوں پر:** گردن کی دونوں طرف کی رگوں پر پچھنا لگوانا سر اور اُس کے اجزا کی بیماریوں کے لیے مفید ہے، جیسے چہرے، دانتوں، کان، آنکھوں، ناک، حلق کی بیماریاں؛ جب کہ یہ بیماریاں خون کی زیادتی کی وجہ سے یا خون کی خرابی کی وجہ سے ہوں یا اِن دونوں کی وجہ سے ہوں۔

" الحجامة على الأخدعين تنفع من أمراض الرأس و أجزائه ، كالوجه ، والأسنان ، والأذنين ، و العينين ، و الأنف ، والحلق إذا كان حدوث ذلک عن كثرة الدم أو فساده أو عنهما جميعا. "(۲)

(۴) **گردن کی دونوں طرف کی رگوں اور دونوں مونڈھوں کے درمیان:**

حضرت انس ﷺ کہتے ہیں کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم گردن کی دونوں طرف کی رگوں اور مونڈھوں کے درمیان حجامۃ کرواتے تھے۔(۳)

(۴) **قمحدوة** (سر کے پچھلے حصے میں گدی کے اوپر والی اٹھی ہوئی جگہ) پر حجامہ کروانا: یہ پانچ بیماریوں کے لیے مفید ہے، اِن میں جذام کو بھی گنوایا ہے اور

(۱) فتح الباري ،كتاب الطب ، باب الحجامة على الرأس:۱۰/۱۸۸ ، زاد المعاد ، فصل في منافع الحجامة :۳/۶۷ ، المواهب اللدنية ، باب ما جاء في حجامة رسول الله :۲۶۶

(۲) فتح الباري ،كتاب الطب ، باب الحجامة على الرأس:۱۰/۱۸۸ ، زاد المعاد ، فصل في منافع الحجامة :۳/۶۷ ، المواهب اللدنية ، باب ما جاء في حجامة رسول الله :۲۶۶

(۳) أبو داود ،كتاب الطب ، باب في موضع الحجامة :۳۸۶۰ ، الترمذي ،كتاب الطب ، باب ما جاء في الحجامة : ۲۰۵۱

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ وہ بہتر (۷۲) بیماریوں کے لیے شفا ہے۔

پانچ بیماریوں: دیوانگی، کوڑھ، جلد کی سفیدی، حواس کی سستی، پورے سر درد، داڑھ اور آنکھوں کے درد) کے لیے سود مند ہے۔

ابن قیم رحمہ اللہ نے ابونعیم کی "کتاب الطب" سے ایک مرفوع روایت نقل کی ہے:

" عليكم بالحجامة في جوزة القمحدوة ؛ فإنها تشفي من خمسة أدواء ذكر منها الجذام . و في حديث آخر : عليكم بالحجامة في جوزة القمحدوة ؛ فإنها شفاء من اثنين و سبعين داء."(۱)

شیخ ابرہیم بیجوری رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

" لكن نقل "ابن سينا" حديثاً "بأن الحجامة في هذا المحل تورث النسيان حقاً ، ولفظه موخر الدماغ موضع الحفظ ، و تضعفه الحجامة ؛ و لعله محمول على غير الضرورة ، و إلا قد ثبت أن النبي صلى الله عليه وسلم احتجم في عدة أماكن من قفاه ، و غيره بحسب ما دعت إليه الضرورة."(۲)

بلاضرورت گدی پر پچھنا لگانا نسیان پیدا کرتا ہے، اگر ضرورت ہو تو لگا سکتے ہیں۔

ابن قیم رحمہ اللہ نے بھی اِس روایت کے ضمن میں اطبا کا اختلاف نقل کرتے

(۱)زاد المعاد، فصل في اختلاف الأطباء في الحجامة على نقرة القفا:٦٧٣

(۲)المواهب اللدنية ، باب ما جاء في حجامة رسول الله :٢٦٦، جمع الوسائل ، باب ما جاء في حجامة رسول الله:٥٣٨

ہوئے لکھتے ہیں کہ" یہ کئی بیماریوں کے لیے مفید ہے۔مثلاً: آنکھ کے ورم کر جانے، آنکھ کے حلقے، بھوں اور پلک کی بیماری وغیرہ نیز کھجلی کے لیے مفید ہے" اور امام احمد بن حنبل رَحِمَہُ اللہُ نے بھی گدی کے گڑھے کو چھوڑ کر جانبین میں پچھنا لگوایا ہے۔

اِس کے برخلاف صاحبِ "قانون" نے گدی پر پچھنا لگوانے کو ناپسند کیا ہے؛ کیوں کہ وہ نسیان پیدا کرتا ہے، جیسا کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: "دماغ کا پیچھے والا حصہ مقامِ حفظ ہے۔" وہاں پر پچھنا لگانا مضر ہوگا۔

دیگر لوگوں نے اِس کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ یہ حدیث ثابت نہیں ہے اور اگر ثابت بھی ہو جائے کہ مقامِ حفظ دماغ کا پچھلا حصہ ہے، تو حجامے سے اِس صورت میں نقصان ہوگا، جب کہ بلا ضرورت اِس جگہ کو آزمایا جائے اور خون کے فساد کی وجہ سے اِس جگہ پچھنا لگوایا جائے؛ تو نہ صرف طبی اعتبار سے مفید ہوگا؛ بل کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سنت بھی ادا ہوگی؛ کیوں کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے گدی پر کئی بار پچھنا لگوایا ہے اور بہ وقتِ ضرورت گدی کی جگہ چھوڑ کر بھی لگوایا ہے۔(۱)

(۶) **سر پر**: حضرت ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ایک بکری کا زہر آلود گوشت کھا لینے کی وجہ سے اپنے سر پر حجامۃ کروایا۔(۲)

حضرت عکرمہ رَحِمَہُ اللہُ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ آں حضرت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے آدھے سر کے درد کی وجہ سے اپنے سر پر بہ حالت احرام پچھنا لگوایا۔(۳)

« قال عبد الرحمن الأعرج : سمعت عبد الله بن

(۱) زاد المعاد،فصل ، تتمه في منافع الحجامة و مواضعها:۳/۶۷

(۲)مشکوۃ المصابیح ، کتاب الطب و الرقی:

(۳)البخاري، کتاب الطب ، باب الحجم من الشقيقة و الصداع:۵۷۰۱

بجينة ﷺ يقول: احتجم رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم بلحي جمل وهو محرم وسط رأسه.»(۱)

(آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کے درمیانی حصے پر پچھنا لگوایا۔)

حضرت ابن عدی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس ﷺ سے ایک روایت مرفوعاً نقل فرمائی ہے:

«الحجامة في الرأس تنفع من الجنون ، و الجذام ، و البرص ، و النعاس ، و الصداع ، و وجع الضرس، و العين.»(۲)

(سر پر سینگی کھینچوانا دیوانگی، کوڑھ، جلد کی سفیدی اور حواس کی سستی، پورے سر درد، داڑھ اور آنکھوں کے درد کے لیے سودمند ہے۔)

«الحجامة في وسط الرأس نافعة جداً ، و قد ثبت أنه صلی اللہ علیہ وسلم فعلها.»(۳)

(سر کے درمیانی حصے پر سینگی کھینچوانا بہت مفید ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کھینچوایا ہے۔)

(۷)**سر پر اور دونوں مونڈھوں پر:** حضرت ابو کبشہ انماری ﷺ کہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر پر اور اپنے دونوں مونڈھوں کے

(۱)ابن ماجه ، كتاب الطب ، باب موضع الحجامة:۳۴۸۱

(۲) عمدة القاري ،كتاب الطب ، باب أي ساعة يحتجم: ۵۶۳/۱۹، کشف الباری، کتاب الطب ، باب الحجم من الشقيقة و الصداع:۱۱/ ۴۲۸ ، إرشاد الساري،كتاب الطب ، باب الحجم من الشقيقة والصداع:۱۲/ ۴۲۷ ، المواهب اللدنية ، باب ما جاء في حجامة رسول الله:۲۶۷

(۳)المواهب اللدنية ، باب ما جاء في حجامة رسول الله:۲۶۸

درمیان حجامت کرواتے اور فرمایا کرتے تھے: جو شخص اِن (سر اور مونڈھوں کے) خونوں میں سے کچھ (فاسد خون) نکال دیا کرے؛ وہ اگر کسی بیماری میں کسی دوا سے علاج نہ کرے؛ تو کچھ بھی نقصان نہ ہوگا۔(۱)

(۸)**تھوڑی کے نیچے پچھنا لگوانا:** دانت، چہرے اور حلق کی بیماریوں کے لیے مفید ہے، سر اور جبڑوں کو صاف کرتی ہے، جب کہ ضرورت کے وقت لگوایا جائے۔(۲)

(۹)**قدم کی پشت پر پچھنا لگوانا:** حضرت جابر ﷺ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قدم کی پشت پر پچھنا لگوایا، موچ (جس میں ہڈی نہ ٹوٹی ہو)؛ نیز پنڈلی کے نیچے والی رگ کی بیماری کے لیے مفید ہے؛ اسی طرح ران اور پنڈلی کے زخم اور پھنسیوں کے لیے، ماہواری کے رک جانے کی حالت میں، خصیتین کی کھجلی کے لیے مفید ہے۔(۳)

« عن جابر ﷺ أن النبي صلی اللہ علیہ وسلم احتجم و هو محرم على ظهر القدم من وثإ كان به. »(۴)

---

(۱) أبو داود ، كتاب الطب ، باب موضع الحجامة:۳۸۵۹ ، ابن ماجه،كتاب الطب، باب موضع الحجامة:۳۴۸۴

(۲)فتح الباري ، كتاب الطب ، باب الحجامة على الرأس:۱۰/۱۸۸، زاد المعاد، فصل ، تتمه في منافع الحجامة ومواضعها:۳/۶۷ ، المواهب اللدنية ، باب ما جاء في حجامة رسول الله:۲۶۶ ، جمع الوسائل ، باب ما جاء في حجامة رسول الله:۵۳۸

(۳)فتح الباري ،كتاب الطب ، باب الحجامة على الرأس:۱۰/۱۸۸، زاد المعاد، فصل، تتمه في منافع الحجامة ومواضعها:۳/۶۷ ، المواهب اللدنية ، باب ما جاء في حجامة رسول الله:۲۶۶ ، جمع الوسائل ، باب ما جاء في حجامة رسول الله:۵۳۸

(۴)النسائي:۲۸۵۲

(۱۰)**سینے کے نیچے پچھنا لگوانا**: ران کے دمل، خارش اور پھنسی کے لیے مفید ہے؛ نیز پیر کے جوڑوں کے ورم اور سوجن، بواسیر (مقعد کی بیماریاں اور پھنسیاں)، فیل پا (پاؤں سوجنے کی بیماری) اور پیٹھ کی کھجلی کے لیے مفید ہے۔(۱)

(۱۱) **پنڈلیوں پر**: "و علی الساقین تنفع من بثور الفخذ ، و النقرس ، والبواسیر ، و داء الفیل ، وحکة الظهر."(۲)

(ران کے دمل، خارش اور پھنسی کے لیے مفید ہے؛ نیز پیر کے جوڑوں کے ورم اور سوجن، بواسیر (مقعد کی بیماریاں اور پھنسیاں)، فیل پا (پاؤں سوجنے کی بیماری) اور پیٹھ کی کھجلی کے لیے مفید ہے۔)

(۱۲)**مقعد پر**:" الحجامة علی المقعد ینفع الأمعاء ، و فساد الحیض."(۳)

بدن کے نچلے حصے اور بیٹھک پر حجامہ لگوانا۔ آنتوں کی بیماری اور نظامِ حیض کے پریشان ہوجانے کی صورت میں مفید ہے۔

حجامے کے لیے مستقل آدمی رکھ لینا

اگر کسی گھر میں مستقلاً حجامے کی ضرورت رہتی ہو؛ تو وہ ایک آدمی کو اُس کے لیے خاص کر لے سکتے ہیں، چاہے تو کسی ماہر کو فیملی ڈاکٹر کے طور پر رکھ لے سکتے ہیں،

(۱) فتح الباري ،کتاب الطب ، باب الحجامة علی الرأس:۱۰/۱۸۸، زاد المعاد، فصل تتمه في منافع الحجامة ومواضعها:۳/۶۷ ، جمع الوسائل ،باب ما جاء في حجامة رسول الله :۵۳۸

(۲) المواهب اللدنية ، باب ما جاء في حجامة رسول الله:۲۶۶

(۳) فتح الباري ،کتاب الطب ، باب الحجامة علی الرأس:۱۰/۱۸۸،جمع الوسائل ، باب ما جاء في حجامة رسول الله :۵۳۸

چاہے گھر کے ہی کسی فرد کو یہ فن سکھا کر اِس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔جیسا کہ "ترمذی شریف" کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ابن عباس ﷺ نے تین غلاموں کو یہ فن سکھا کے اِن میں ایک کو حجامہ کے لیے مستقل رکھ لیا تھا۔

حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ﷺ کے تین غلام حجامے کا فن جانتے تھے،اُن میں دو اُن کے لیے اور اُن کے گھر والوں کے لیے اناج کا انتظام کرتے تھے اور ایک گھر والوں کو پچھنا لگاتا تھا۔

" قال عکرمة رحمہ اللہ :كان لابن عباس ﷺ غلمة ثلثة حجامون، فكان اثنان منهم يغلان عليه ، و على أهله و واحد يحجمه ، ويحجم أهله."(۱)

مریض کو حجامہ لگانے کا مشورہ دینا

ہمیں حجامے کا تجربہ ہے یا حجامہ سے کسی کو فائدہ ہو جانے کا علم ہے،تو حجامے کا مشورہ دے دینا بھی بڑی نیکی ہے،حجامے کے علاوہ دوسرا علاج مفید ہو؛ تو اُس کا مشورہ دینا چاہیے۔جیسا کہ "مسلم شریف" میں مفصلاً اور بخاری میں مختصراً ایک روایت ملتی ہے، کہ حضرت جابر ﷺ نے مقنع بن سنان کی عیادت کی پھر کہا: میں تیرے پاس سے اُس وقت تک نہ جاؤں گا، جب تک تو پچھنے نہ لگوائے؛ کیوں کہ میں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنا ہے،آپ فرماتے تھے: پچھنا لگوانے میں شفا ہے۔

« أن جابر بن عبدالله ﷺ عاد المقنع ، ثم قال : لاأبرح حتى تحتجم ، فإني سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) الترمذي، باب ماجاء في الحجامة :۲۰۵۳

يقول: إن فيه شفاءً. »(۱)

«عن عاصم بن عمر بن قتادة رَحِمَهُ اللهُ قال : جاء نا جابر بن عبد الله ﷺ في أهلنا ، و رجل يشتكي خراجاً به أو جراحاً ، فقال ما تشتكي؟ قال: خراج بي قد شق علي، فقال يا غلام! ائتني بحجام ، فقال له ما تصنع بالحجام ؟يا أبا عبد الله! أريد أن أعلق فيه محجماً ، قال: والله إن الذباب ليصيبني أو يصيبني الثوب ، فيؤذيني فيشق علي. فلما راى تبرمه من ذلک ، قال: إني سمعت رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يقول: إن كان في شيء من أدويتكم خير ففي شرطة محجم ، أو شربة من عسل ، أو لذغة بنار ، قال رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم : و ما أحب أن اكتوى ، قال: فجاء بحجام ، فشرطه فذهب عنه مايجد. »(۲)

(حضرت عاصم رَحِمَهُ اللهُ کہتے ہیں: حضرت جابر بن عبد اللہ ﷺ ہمارے گھر آئے ،ایک آدمی نے دمل اور پھوڑے کی شکایت کی ،تو آپ نے فرمایا: سینگی کھینچوانے والے کے پاس مجھے لے جاؤ،اُس آدمی نے پوچھا آپ کو اِس سے کیا کام ہے؟ تو آپ نے فرمایا: میں اِس زخم پر سینگی رکھوں گا،تو اُس آدمی نے کہا کہ وہاں کپڑا لگنے یا مکھی بیٹھنے سے بھی تکلیف ہوجاتی ہے،سینگی سے تو بہت پریشانی ہوگی۔ جب حضرت

(۱) البخاري، كتاب الطب ، باب الحجامة من الداء:۵۶۹۷ و مسلم، كتاب السلام ، با لكل داء دواء:۵۷۴۲

(۲) مسلم ، كتاب السلام ، باب لكل داء دواء:۵۷۴۳

جابر ﷺ نے اِس کے گھبرا جانے کو دیکھا، تو آپ نے فرمایا: میں نے آپ ﷺ سے سنا ہے کہ بہترین علاج پچھنا لگانا، شہد استعمال کرنا اور داغنا ہے؛ نیز آپ ﷺ نے فرمایا میں داغنے کو پسند نہیں کرتا۔ راوی کہتے ہیں: حجام کو لایا گیا، اُس نے حجامہ کیا؛ پھر تکلیف جاتی رہی۔)

اِس سے معلوم ہوا کہ اپنے بھائیوں کو ضرورت کے وقت حجامہ یا کسی بھی مفید علاج کا مشورہ دینا چاہیے۔

کیا عورت حجامہ کرواسکتی ہے؟

اگر چہ حجامہ کا تعلق جسم سے ہے اور جسمانی عوارض: جیسے مرد کو لاحق ہوتے ہیں، ویسے عورت کو بھی لاحق ہوتے ہیں، اِس اعتبار سے بھی عورت مرد کی طرح علاج کی مستحق ہوگی، ''مسلم شریف'' اور ''ابن ماجہ'' کی روایت میں آپ ﷺ نے ام المومنین ام سلمی ﷺ کی درخواست پر ابوطیبہ (ام سلمی ﷺ کے رضاعی بھائی) کو اُن کے حجامہ کے لیے بھیجا۔

حضرت جابر ﷺ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ ﷺ نے آپ ﷺ سے حجامۃ کے لیے اجازت طلب کی، تو آپ ﷺ نے ابوطیبہ کو مقرر کیا، کہ وہ اُن کو حجامہ لگوائے۔ راوی کہتے ہیں کہ شاید اُنھوں نے یہ بھی کہا کہ ابوطیبہ ام سلمہ ﷺ کے رضاعی بھائی تھے یا نابالغ لڑکے تھے۔

«عن جابر ﷺ أن أم سلمة استاذنت رسول الله ﷺ في الحجامة، فأمر النبي ﷺ أبا طيبة أن يحجمها، قال: حسبت أنه قال: كان أخاها من

الرضاعة أو غلاماً لم يحتلم.» (۱)

اِس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عورت بھی حجامہ کروا سکتی ہے۔

☆ دوسری بات یہ ہے کہ عورت حجامے سے پہلے اپنے سرپرست سے اجازت لے گی۔ اگر بیوی ہے؛ تو اپنے شوہر سے؛ بیٹی ہو تو اپنے باپ سے اور باپ کی غیر موجودگی میں بڑے بھائی سے اجازت لے گی۔

☆ مرد کو چاہیے کہ اگر مفید سمجھے؛ تو عورت کو اجازت بھی دے اور اُس کے لیے حجام کا انتظام بھی کرے۔

☆ یہ کوشش ہونی چاہیے کہ عورت کا پچھنا عورت ہی لگائے۔

☆ حجامہ کرنے والی عورت نہ ملے؛ تو محرم مرد سے حجامہ کروا سکتی ہے۔

حجامۃ کروانے میں احتیاط

حجامہ بلا ضرورت نہیں لگانا چاہیے، اِس سے نقصان ہوگا، جیسا کہ حضرت معمرؒ نے حدیث پر عمل کے شوق میں سر پر بلا ضرورت لگا کے اپنا حافظہ خراب کر لیا تھا اور جب ضرورت ہو؛ تو فوراً حجامہ بھی لگا لینا چاہیے؛ کہیں ایسا نہ ہو کہ فاسد خون پورے جسم میں حلول کر کے ہلاکت کے قریب کر دے۔

یہاں پر دونوں باتوں سے متعلق دو حدیثیں ''ابوداود'' اور ''ابن ماجہ'' سے تشریح کے ساتھ قلمبند کی جا رہی ہیں۔

حضرت ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری کا زہر آلود گوشت کھا لینے کی وجہ سے اپنے سر پر حجامۃ کروایا۔

---

(۱) مسلم، کتاب السلام، باب لکل داء دواء: ۵۷۴۴ و ابن ماجه، کتاب الطب، باب الحجامة: ۳۴۸۰

اِس حدیث کے ایک راوی معمر کا بیان ہے کہ میں نے زہر کا کوئی اثر اپنے جسم میں نہ ہونے کے باوجود اپنے سر پر سینگی لگوایا، جس سے میرا حسنِ حافظہ جاتا رہا؛ یہاں تک کہ نماز میں مجھے الحمد شریف میں لقمہ دیا جاتا تھا۔(۱)

اِس سے معلوم ہوا کہ بلا ضرورت سینگی لگوانا مضر ہے۔

« و في سنن ابن ماجه عن أنس مرفوعا : من أراد الحجامة ؛ فليتحر سبعة عشر أو تسعة عشر أو إحدى و عشرين ، لا يتبيغ بأحدكم الدم فيقتله. »(۲)

(حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو سینگی کھینچوائے، وہ سترھویں، انیسویں اور اکیسویں کا خیال رکھے! کہیں ایسا نہ ہو کہ تم میں سے کسی کا خون جوش مارے اور ہلاک کر دے۔)

اِس حدیث کے آخری جملے (خون جوش مارے اور ہلاک کر دے) کے چند مطلب ہو سکتے ہیں: ایک تو یہ ہے کہ پچھنا لگانے والا اِس بات کا خاص لحاظ رکھے کہ وہ بلا ضرورت نہ ہو اور خون سے متعلق کسی بیماری کی تشخیص بھی معلوم نہ ہو؛ پھر بھی سینگی کھینچوانا مضر ہوگا کہ حجامہ سے خون ضائع ہو کر نقصان ہو۔

دوسرا مطلب یہ ہے کہ سینگی اُس وقت کھینچوائے، جب کہ خون جوش مار رہا ہو، پھر سینگی سے فاسد خون کے ساتھ صالح خون بھی نکلنا شروع ہو کر نقصان پہنچائے۔

(۱)أبو داود ، كتاب الطب ، باب في موضع الحجامة: ۳۸۶۰ ، رواه رزين (بہ حوالہ مشکوۃ ، كتاب الطب والرقی

(۲) ابن ماجه ، كتاب الطب ، باب في الأيام يحتجم: ۳۴۸۶ و زاد المعاد ، فصل في هديه في أوقات الحجامة: ۴/۶۷

جیسا کہ آپ ﷺ نے منگل کے دن میں ایک گھڑی کا ذکر کیا، جس میں خون نہیں رکتا ہے۔جیسا کہ وہ حدیث پہلے بھی گزر چکی ہے، کہ حضرت کبشہ بنت ابی بکرہ کہتی ہیں کہ اُن کے والد اپنے گھر والوں کو منگل کے دن حجامۃ سے منع کرتے تھے اور کہتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منگل کا دن خون (کے غلبہ یا دوران) کا دن ہے، اِس دن میں ایک ایسی گھڑی ہے، جس میں خون نکلوانے سے پھر نہیں رکتا۔(۱)

تیسرا مطلب یہ ہوسکتا ہے کہ پچھنا لگانے میں جلدی کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ فاسد خون کا جوش مارنا تمھیں ہلاکت میں نہ ڈال دے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اِسی لفظ "تبیغ" کو استعمال کر کے حجام کو بلایا تھا۔

" عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال: یا نافع ! تبیغ بي الدم فائتني بحجام. "(۲)

(حضرت نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ میرا خون جوش مار رہا ہے، میرے لیے سینگی کھینچنے والے کو لا دو۔)

اسی طرح ملا علی قاری رحمہ اللہ نے بھی حجامہ کے فضائل والی احادیث کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

" علیک بالحجامة یا محمد" و الأمر فیه للندب، و الاحتیاط ، و التحرز لحفظ الصحة ، لقوله علیه السلام " لا یتبیغ بکم الدم فیقتلکم."(۳)

(۱) أبو داود ،کتاب الطب ، باب متی تستحب الحجامة :۳۸۶۲

(۲)ابن ماجه ،کتاب الطب ، باب في الأیام یحتجم:۳۴۸۸

(۳)جمع الوسائل ، باب ما جاء في حجامة النبي :۵۴۰

(اے محمد! آپ حجامہ کو لازم پکڑو (حکم برائے استحباب ہے، صحت کی حفاظت اور اُس کے تئیں بیداری کے لیے ہے۔ جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: پچھنا لگانے میں جلدی کرو؛ کہیں ایسا نہ ہو کہ فاسد خون کا جوش مارنا تمھیں ہلاکت میں نہ ڈال دے۔)

حجامہ لگانے والا کیسا ہونا چاہیے؟

حجامہ لگانے والا جہاں فن کا ماہر ہو، وہیں اُس کے اندر شفقت اور رحم دلی بھی ہو۔ حجامہ میں بدن گودنے کا مرحلہ کٹھن ہوتا ہے، جس کے لیے مشفق اور رحم دل حجام سب سے زیادہ موزوں ہے۔ ابن عمر خصوصیت کے ساتھ ایسے باوصف حجام کی تعیین کر کے بلاتے تھے۔ جیسا کہ ابن ماجہ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے۔

« عن نافع عن ابن عمر ﷺ قال: يا نافع ! تبيغ بي الدم فائتني بحجام ، فالتمس لي حجاماً ، واجعله رفيقاً إن استطعت ، و لا تجعله شيخاً كبيراً ، و لا صبياً صغيراً . »(۱)

« وفي رواية: و اجعله شاباً ، و لا تجعله شيخاً ولا صبياً. »(۲)

(حضرت نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر ﷺ نے مجھ سے کہا کہ میرا خون جوش مار رہا ہے، میرے لیے سینگی کھینچنے والے کو لا دو: جو شفیق نوجوان ہو، چھوٹا بچہ یا بوڑھا نہ ہو۔)

کیوں کہ جو بوڑھا ہوگا، وہ یا تو عادی ہونے کی وجہ سے سختی سے کام لے سکتا ہے، جس کی وجہ سے مریض کو تکلیف ہوگی یا پھر وہ بوڑھاپے کی وجہ سے کما حقہ کام نہ کر سکے اور اگر بچہ ہوگا؛ تو وہ تجربے کی کمی کی وجہ سے صحیح کام نہ کر سکے گا؛ اِس لیے مناسب ہے

(۱) ابن ماجہ ، کتاب الطب ، باب في الأيام يحتجم: ۳۴۸۷

(۲) ابن ماجہ، کتاب الطب ، باب في الأيام يحتجم: ۳۴۸۸

کہ ایسے کاموں میں مشفق ومہربان نوجوان معالج ہی پسندیدہ ہے۔

صحت مند آدمی کا سنت سمجھ کر یا مباحاً حجامہ لگانا صحیح ہے؟

بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صحت کو مضبوط کرنے والی اور بیماری کو دفع کرنے والی ہے۔جیسا کہ پچھلے صفحے میں گزر چکا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حجامہ کرنے والا بہترین آدمی ہے، جو (خراب) خون کو دور کرتا ہے، پیٹھ کو ہلکا کرتا ہے اور بینائی کو تیز کرتا ہے۔

نیز حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں سترہ، انیس اور اکیس کا پچھنا، ''کان شفاء له من کل داء'': ہر بیماری کے لیے شفا کہا گیا ہے۔(حوالہ گزر گیا۔)

حضرت ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر پر اور اپنے دونوں مونڈھوں کے درمیان حجامہ کرواتے اور فرمایا کرتے تھے: جو شخص اِن (سر اور مونڈھوں کے) خونوں میں سے کچھ (فاسد خون) نکال دیا کرے؛ وہ اگر کسی بیماری میں کسی دوا سے علاج نہ کرے؛ تو کچھ بھی نقصان نہ ہوگا۔(۱)

صاحبِ ''مظاہر حق'' نے بھی صرف منگل والے دن کا اختلاف ذکر کرنے پر اکتفا کیا ہے اور عام آدمی کو پچھنے سے منع نہیں کیا ہے۔

اُس کے برخلاف جو صحت مند آدمی کو پچھنا مضر سمجھتے ہیں، وہ اپنی دلیل میں معمر راوی کی بات نقل کرتے ہیں، کہ بلا وجہ سر کا پچھنا اُن کے حفظ کی تیزی کو ختم کر دیا۔

نیز محدثین نے حجامہ والی احادیث کو عام سنت کی طرح نہیں چھوڑا ہے، بل کہ جا بہ جا اُس کو خونِ فاسد سے مقید کیا ہے؛ اِس لیے ایسی صورت میں بلا ضرورت نہ لگوائے اور ضرورت ہو؛ تو ضرور لگوائے۔ جب بھی لگوائے سنت سمجھ کر لگوائے اور

---

(۱) أبو داود، کتاب الطب، باب موضع الحجامة:۳۸۵۹، و ابن ماجه، کتاب الطب، باب موضع الحجامة:۳۴۸۴

جب ضرورت نہ ہو، تو سنت سمجھ کر ہی اُس سے بچے۔یہی مومن کی نشانی ہے جیسا کہ ''مسلم شریف'' کی روایت میں ہے کہ مومن کی حالت کتنی عجیب ہے، مومن کی ہر حالت اُس کے لیے سراپا خیر و برکت ہے اور یہ اعزاز صرف مومن کو حاصل ہے۔اگر اسے خوشی پہنچتی ہے، تو شکر کرتا ہے اور یہ اُس کے لیے اچھا ہوتا ہے، جب اُسے تکلیف پہنچتی ہے؛ تو صبر کرتا ہے، یہ بھی اس کے حق میں اچھا ہوتا ہے۔

«عن أبي يحيى صهيب بن سنان ﷺ قال: قال رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم : عجباً لأمر المؤمن إن أمره كله له خير ، و ليس ذلك لأحد إلا للمؤمن : إن أصابته سراء شكر ، فكان خيراً له ، و إن أصابته ضراء صبر ، فكان خيراً له.»(۱)

حجامے کی اجرت کا مسئلہ

حجامے کی اجرت سے متعلق احادیث کو تین ابواب میں بیان کیا گیا ہے؛ کیوں کہ مسئلہ تین جہت پر محیط ہے۔ایک: اجرت کا حکم۔دوسرا: اجرت کے خبیث ہونے کی حکمت اور تیسرا: اجرت کس کو جائز ہے؟

تینوں سے متعلق جدا جدا بحث ہے؛ امید ہے کہ اِس سے مسئلہ منقح ہو کر سامنے آجائے گا۔

پہلی بحث حجامہ کی اجرت سے متعلق ہے، حجامے کی اجرت علما کے نزدیک بالاتفاق مکروہِ تنزیہی ہے۔

احادیث کی تشریح میں علمائے کرام کی بحثوں کو ملاحظہ فرمائیں۔

---

(۱) مسلم ،کتاب الزهد ، باب المؤمن أمره كله خير:۲۹۹۹

«عن رافع بن خدیج ﷺ قال : سمعت النبي ﷺ يقول: شر الكسب : مهر البغي ، و ثمن الكلب ، و كسب الحجام.»(۱)

«عن رافع بن خدیج ﷺ عن رسول الله ﷺ ثمن الكلب خبيث ، و مهر البغي خبيث ، و كسب الحجام خبيث.»(۲)

(حضرت رافع بن خدیج ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کتے کی قیمت ناپاک مال ہے، زناکار عورت کی اجرت حرام مال ہے، سینگی کھینچنے والے کی کمائی ناپسندیدہ مال ہے۔)

شیخ الاسلام علامہ ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ نے حجام کے اجرت پر علما کے اختلاف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

" أقول : اختلف العلماء فيه : فذهب قوم إلى جوازه ، و ذهب الآخرون إلى منعه."(۳)

امام ابن قیم رحمہ اللہ حجامۃ کی مزدوری کو جائز بتاتے ہوئے آزاد آدمی کے لیے نامناسب بتایا ہے:

" وإن كان لا يطيب للحر أكل أجرته من غير تحريم عليه ، فإن النبي ﷺ أعطاه أجره ، و لم يمنعه من أكله ، و تسميته اياه خبيثاً كتسميته للثوم ، و البصل

---

(۱) مسلم ، كتاب البيوع ، باب تحريم ثمن الكلب:۴۰۱۱

(۲)مسلم ، كتاب البيوع ، باب تحريم ثمن الكلب:۴۰۱۲

(۳ إعلاء السنن،باب كسب الحجام:۱۶/۱۶۱

خبيثين."(۱)

(آزاد کے لیے اُس کی اجرت مناسب نہیں ہے، گرچہ حلال ہے؛ اِس لیے کہ نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے حجامہ کی مزدوری ادا کی ہے، اُس کے کھانے سے منع نہیں کیا ہے، اجرت کو خبیث نام دینا ایسا ہی ہے، جیسے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے لہسن اور پیاز کو خبیث بتایا ہے۔)

امام نووی رَحِمَهُ اللهُ نے لکھا ہے:

" و قد اختلف العلماء في كسب الحجام ، فقال الأكثرون من السلف والخلف: لا يحرم كسب الحجام ، و لا يحرم أكله لا على الحر ، و لا على العبد. و هو المشهور من مذهب أحمد ، و قال في رواية عنه : قال بها فقهاء المحدثين : يحرم على الحر دون العبد ، و اعتمدوا هذه الأحاديث ، و شبهها. واحتج الجمهور بحديث بن عباس رضي الله عنهما أن النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم احتجم ، و أعطى الحجام أجره ، قالوا : و لو كان حراماً لم يعطه. (رواه البخاري ومسلم) و حملوا هذه الأحاديث اللتي في النهي على التنزيه."(۲)

اِس کا خلاصہ یہ ہے کہ حجامے کی اجرت میں آزاد اور غلام میں فرق کرنے کے بہ جائے مطلق مکروہ تنزیہی قرار دیا جائے۔

صاحبِ "مرقاة" ملا علی قاری حنفی رَحِمَهُ اللهُ نے لکھا ہے:

---

(۱) زاد المعاد ، فصل في جواز احتجام المحرم والصائم ومسائل شتى:۶۷۵

(۲) شرح مسلم ، كتاب البيوع ، باب تحريم ثمن الكلب:۱۲/۳۰۱۴، ص:۲۲۰

’’کسب الحجام خبیث مع أنه ليس بحرام اتفاقاً. فقوله خبيث أي(ليس بطيب فهو مكروه لا حرام) و إطلاق الحديث عليه باعتبار حصوله بأدنى المكاسب .‘‘(۱)

(پچھنا لگانے والے کی کمائی ناپسندیدہ ہے؛مگر بالاتفاق کسی امام کے نزدیک حرام نہیں ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ’’خبیث‘‘ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ پاکیزہ نہیں ہے،صرف مکروہ ہے،حرام نہیں ہے۔ اِس پر خبیث کا اطلاق گھٹیا کمائی ہونے کی وجہ سے کہہ دیا گیا ہے ۔)

پھر آگے لکھتے ہیں:

” کسب الحجام خبيث أي مكروه لدنائته.“(۲)

(حجام کی کمائی اُس کے گھٹیا ہونے کی وجہ سے مکروہ ہے۔)

صاحبِ ’’مظاہر حق‘‘ نے حجام کی اجرت کو مکروہ تنزیہی لکھا ہے۔(۳)

مطلب یہ ہے کہ حجام کی اجرت حلال ہے؛مگر ناپسندیدہ ہے۔

شیخ ابراھیم بیجوری رَحِمَہُ اللّٰہُ نے حجام کی کمائی سے متعلق لکھا ہے:

”وما ورد من النهي عنه ، فهو للتنزيه ، وهو المراد بكونه خبيثاً.“(۴)

خبیث سے مراد مکروہ تنزیہی ہے۔

تقریباً یہی بات ملا علی قاری رَحِمَہُ اللّٰہُ نے لکھا ہے:

” هو كسب فيه دنائة ، ليس بمحرم ، فحملوا

(۱) مرقاة المفاتيح ،كتاب البيوع ، باب الكسب وطلب الحلال:۱۲/۶

(۲)مرقاة المفاتيح ،كتاب البيوع ، باب الكسب وطلب الحلال:۱۲/۶

(۳)مظاہر حق،كتاب البيوع ، باب الكسب وطلب الحلال:۴۳۵/۳

(۴)المواهب اللدنية ، باب ما جاء في حجامة رسول الله :۲۶۵

الزجر علی التنزیه."(۱)

ملا علی قاری رحمہ اللہ نے "جمع الوسائل" میں لکھا ہے:

"فذهب الجمهور إلى أنه حلال."(۲)

(جمہور کے نزدیک حجام کی کمائی حلال ہے۔)

امام ترمذی رحمہ اللہ نے "الشمائل" میں اپنی سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے:

«أن النبي صلی اللہ علیہ وسلم احتجم في الأخدعين، و بين الكتفين، وأعطى الحجام أجره (و لو كان حراماً لم يعطه).»(۳)

(آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گردن کے دونوں پہلوؤں اور شانوں کے درمیان حجامہ لگایا اور حجام کو مزدوری دی، اگر حجام کی اجرت حرام ہوتی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی مزدوری نہ دیتے۔)

اِس حدیث سے یہ بات واضح ہوگئی، کہ حجامہ کی مزدوری حلال ہے، مگر ناپسندیدہ ہے۔

"شمائل" کے حاشیے میں علامہ احمد علی سہارنپوریؒ لکھا ہے کہ "امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے حجامہ کی مزدوری میں آزاد اور غلام کی مزدوری میں فرق کرتے ہوئے کہا کہ آزاد کے لیے اُس کا پیشہ بنالینا، مکروہ ہے۔ اگر وہ وصول بھی کرلے، تو غلاموں اور جانوروں پر خرچ کردینا چاہیے اور غلام کے لیے مطلقاً مباح ہے" (مکروہ بھی نہیں ہے۔)

"شمائل" کے حاشیے میں علامہ احمد علی سہارنپوری رحمہ اللہ نے ایک

(۱) جمع الوسائل ، باب ما جاء في حجامة رسول الله:۵۳۸

(۲)جمع الوسائل ، باب ما جاء في حجامة رسول الله :۵۳۸

(۳) شمائل الترمذي ، باب ما جاء في حجامة رسول الله :۲۴

حدیث "موطا مالک"، "ترمذی"، "ابوداؤد" اور "ابن ماجہ" کے حوالے سے نقل کی گئی ہے:

«عن محيصة أنه استأذن رسول الله ﷺ في أجرة الحجام؟ فنهاه فلم يزل يستأذنه حتى قال: أعلفه نواضحک ، و أطعمه رقيقک.»(۱)

(جب حضرت محیصہ نے حجامے کی اجرت پر اصرار کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اِس اجرت کو اپنے آب پاشی کے اونٹ کا چارہ بنادو اور غلام یا باندی کو کھلا دو۔)

شیخ ابراھیم بیجوری رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

" و ما كان واجباً لا يصح أخذ الأجرة عليه ، وعلى من حرمه للحر دون الرقيق ، وهو الإمام أحمد فحرم على الحر الإنفاق على نفسه منه ، وجوز له إنفاقه على الرقيق، والدواب ، و إباحه للعبد مطلقاً."(۲)

"وجمع ابن العربي بين قوله ﷺ : كسب الحجام خبيث ، و بين إعطاء أجر الحجام بأن محل الجواز ما إذا كانت الأجرة معلومة على عمل معلوم ، و محل الزجر إذا كانت مجهو لة أو على عمل مجهول."(۳)

(۱) حاشية شمائل الترمذي ، باب ما جاء في حجامة رسول الله:۲۳ و أوجز المسالک ،كتاب الستيذان ، باب ما جاء في الحجامة و أجرة الحجام :۱۷/ ۳۲۸

(۲) المواهب اللدنية ، باب ما جاء في حجامة رسول الله:۲۶۶ ، جمع الوسائل، باب ما جاء في حجامة رسول الله:۵۳۷

(۳)المواهب اللدنية ، باب ما جاء في حجامة رسول الله:۲۶۶ ، جمع الوسائل، باب ما جاء في حجامة رسول الله:۵۳۷

شیخ الاسلام ظفر احمد عثمانی رَحِمَہُ اللّٰہ نے اِس حدیث پر عقلی ونقلی بحث کرنے کے بعد حدیث کو نہیٔ تنزیہی پر محمول کرتے ہوئے اجرت کو حلال لکھا ہے۔

" و القياس يجوزه فحكمنا ، و أولنا النصين بتأويل موافق للقياس بالجواز ، و حكمنا بأن النهي للتنزيه ، و ما أعطاه أبا طيبة كان بحسب الأجرة ، فتطابق النصوص فيها ، و وافق القياس ، و ارتفع القيل والقال ، والله أعلم بحقيقة الحال ."(۱)

خلاصۂ کلام یہ نکلا کہ حجامہ کی اجرت کراہت کے ساتھ جائز ہے۔

حجامہ کی اجرت کے مکروہ ہونے کی حکمت

حجامے کی اجرت کو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے خبیث بتایا ہے اور علما نے اُس کے خبیث ہونے کی حکمت بیان کرتے ہوئے: کئی وجوہات تحریر فرمائی ہیں۔ من جملہ اُن میں سے ایک رذیل وخسیس کاروبار ہے، اُس سے نفع اٹھانے کی بہ جائے عمدہ کاروبار سے فائدہ اٹھانا چاہیے؛ نیز حجامہ ایک گھٹیا پیشوں میں سے ایک پیشہ ہے، مسلمانوں کو چاہیے، وہ اعلیٰ پیشوں کے حصول کی فکر کریں، یہی اُن کے شایانِ شان ہے۔

امام نووی رَحِمَہُ اللّٰہ نے لکھا ہے:

"والانتفاع عن دني الإكساب ، و الحث على مكارم الأخلاق ، و معالي الأمور ."(۲)

(رذیل وخسیس کاروبار سے نفع اٹھانے کی بہ جائے عمدہ کاروبار سے فائدہ اٹھائے؛ نیز مکارمِ اخلاق اور بلند حوصلے کی طرف اُبھارنے کے

(۱) إعلاء السنن ، باب كسب الحجام: ۱۶/۱۶۲

(۲) شرح مسلم ، كتاب البيوع ، باب تحريم ثمن الكلب: ۳۰۱۲

لیے حجام کی اجرت کو خبیث کہا ہے۔)

حضرت شیخ الحدیث زکریا صاحب رحمۃ اللہ نے لکھا ہے:

" و إنما وجه التنزيه عن الكسب الدني ، و الترغيب في تطهير الطعام ، والإرشاد فيها إلى ما هو أطيب وأحسن وبعض الكسب أعلى ، و أفضل ، وبعضه أدنى وأولج."(۱)

(بعض کمائی : عمدہ اور بہترین ہیں اور بعض گھٹیا ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمدہ کی ترغیب دی ہے اور گھٹیا سے بچنے کی تلقین کی ہے۔)

ابن جوزی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں : "خبیث" اِس لیے فرمایا کہ یہ ایک مسلمان کی ضرورت ہے، جس کی اعانت دوسرے مسلمانوں پر واجب ہے؛ اِس لیے بلا اجرت سینگی لگانا چاہیے۔(۲)

شیخ ابراھیم بیجوری رحمۃ اللہ نے تحریر فرمائی ہے:

" بأن الحجامة من الأمور التي تجب للمسلم على المسلم إعانته عليها لاحتياجه إليها."(۳)

(حجامۃ ایک ضرورت کی چیز ہے، مسلمان پر ضروری ہے کہ وہ مسلمان پر ایسے معاملے میں تعاون کرے، اِن چیزوں میں اجرت مقرر کرنے پر ہوسکتا ہے، غریب آدمی ضرورت کے باوجود علاج سے محروم رہے۔)

---

(۱)أوجز المسالک ، كتاب الاستيذان ، باب ما جاء في الحجامة وأجرة الحجام:۱۷/۳۵۱

(۲)خصائلِ نبوی، باب ما جاء في حجامة رسول الله :۳۸۴

(۳)المواهب اللدنية، باب ما جاء في حجامة رسول الله :۲۶٦

اجرت کس کے لیے جائز ہے؟

جو آدمی حجامہ کر کے لوگوں کے فاسد خون کو دور کرتا ہے، وہ یقیناً اجرت کا مستحق ہے، آپ ﷺ نے ایسے لوگوں کو اجرت بھی دی اور اُن کے اوپر کے بوجھ کو بھی ہلکا کر دیا، آپ ﷺ کو حجامہ لگانے والا ایک غلام تھا، آپ نے اُسے مزدوری دینے کے بعد اُس کے مالک سے سفارش کی، تو مالک نے اُس غلام کے بوجھ کو ہلکا کر دیا۔

«عن ابن عباس رضی اللہ عنہ عن النبي ﷺ احتجم ، و أعطى الحجام أجره.»(۱)

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے حجامہ کروایا اور حجام کو مزدوری دی۔)

«عن أنس رضی اللہ عنہ أنه سئل عن أجر الحجام ، فقال احتجم رسول الله ﷺ ، حجمه أبو طيبة و أعطاه صاعين من طعام ، و كلم مواليه ، فخففوا عنه.»(۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ حجامہ لگانے والے کی اجرت حلال ہے یا حرام؟ اُنھوں نے کہا: ابوطیبہ نے آپ ﷺ کی حجامہ کی، تو آپ ﷺ نے اُنھیں دو صاع اناج دیے اور اُن کے مالکوں سے سفارش کی، تو اُنھوں نے اُس کا محصول کم کر دیا۔)

(۱) مسلم ، كتاب السلام ، باب لكل داء دواء:۵۷۳۹ و البخاري ، كتاب الطب ، باب السعوط :۵۶۹۱ و زاد المعاد ، فصل في الحجامة:۵۷۲

(۲)البخاري ، كتاب الطب ، باب السعوط :۵۶۹۲

«عن عمرو بن الأنصاری قال : سمعت أنسَ بن مالک یقول: احتجم رسول الله ﷺ وکان لایظلم أحداً أجره.»(۱)

(حضرت عمرو بن الانصاری کہتے ہیں کہ میں حضرت انس ؓ سے سنا وہ کہتے ہیں: آپ ﷺ نے حجامہ کروایا اور کسی مزدور کی اجرت میں کمی نہیں کرتے تھے۔)

«عن نافع عن ابن عمر ؓ أن النبي ﷺ دعا حجاماً ، فحجمه ، وسأله کم خراجک؟ فقال : ثلاثة آصع ، فوضع عنه صاعاً و أعطاه أجره.»(۲)

(حضور اقدس ﷺ نے سینگی کھنچوائی اور حجام سے مزدوری پوچھا؟ تو اُس نے کہا: تین صاع، آپ نے (اُس کے مالکوں سے بات کرکے) ایک صاع کم کردیا اور اُس کی مزدوری دی۔)

مطلب یہ ہے کہ آپ نے اُس کی اجرت دے دی اور مزید اُس کے ساتھ یہ احسان کیا کہ اُس کے آقا سے بات کرکے محصول میں ایک صاع کم کروادیا۔

حجامہ کے فاسد خون کا حکم

حجامہ سے نکلا ہوا فاسد خون دفن کر دینا چاہیے؛ اِس سلسلے میں ابن سعد رحمہ اللہ نے دو روایتیں نقل کی ہیں، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اس خون کو دفن کر دینا چاہیے۔

---

(۱) مسلم ، کتاب السلام ، باب لکل داء دواء:۵۷۵۰

(۲) شمائل الترمذي ، باب ما جاء في حجامة رسول الله :۳۴

”عن أم سعد قالت: سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم یأمر بدفن الدم إذا احتجم.“

(حضرت ام سعد سے مروی ہے، وہ فرماتی ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ حجامہ سے نکلے ہوئے خون کو دفن کرنے کا حکم دیتے تھے۔)

”عن هارون بن رئاب أن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم احتجم ثم قال لرجل ادفنه لايبحث عنه كلب.“(۱)

(ہارون بن رئاب سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجامہ لگوانے کے بعد ایک آدمی سے کہا کہ اس خون کو دفن کردو! کہیں اس سے کتے نہ کھیلیے۔)

”عن عبدالله بن الزبير قال: احتجم رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم وأعطاني دمه ، قال:اذهب فواره لايبحث عنه سبع أو كلب أو انسان ، فتنحيت فشربته ثم أتيت النبي صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما صنعت ؟ قلت: صنعت الذي أمرتني ، قال: ما أراك إلا قد شربته، قلت :نعم ، قال : ماذا تلقى أمتي منك! قال أبو سلمة ، فيرون أن القوة التي كانت في ابن الزبير من قوة دم رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم .“(۲)

(حضرت عبد اللہ بن زبیر سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ آپ

(۱) الطبقات الكبرى ، باب ذكر حجامة رسول الله :۱/۳۳۶

(۲) كنز العمال: ۲/۱۷۶۹(رقم:۳۷۲۲۷)

صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنا لگوایا اور اس کے (نکلے ہوئے) خون کو مجھے دیا اور فرمایا کہ اِسے جا کر (کہیں) ایسی جگہ چھپا دو کہ کوئی درندہ، کتا یا انسان اسے تلاش نہ کر سکے، (حضرت ابن زبیر فرماتے ہیں:) میں وہاں سے ہٹا اور (سارا) خون پی لیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے پوچھا کہ تم نے اس (خون) کا کیا کیا؟ میں نے کہا کہ میں نے وہی کیا، جو آپ کا حکم تھا، آپ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ تم نے اس کو پی لیا ہے، میں نے کہا کہ جی ہاں! (یارسول اللہ!) آپ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت تم سے کیا کیا فائدہ اٹھائے گی۔ حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں کہ پھر لوگوں کا خیال ہے کہ ابن زبیر کی قوت و بہادری اسی خون کی وجہ سے تھی۔)

''فتاوی ہندیہ'' میں لکھا ہے:

"یدفن أربعة: الظفر والشعر وخرقة الحیض والدم. کذا في الفتاوی العتابیة."(۱)

(چار چیزوں کو دفن کیا جائے گا: ناخن، بال، حیض کے کپڑے اور خون۔ اسی طرح فتاویٰ عتابیہ میں ہے۔)

حضرت مولانا خالد سیف اللہ صاحب دامت برکاتہم نے لکھا ہے:

''چار چیزیں ہیں کہ ان کو دفن کیا جانا چاہیے: ناخن، بال، (چاہے جہاں کا ہو) حیض کا کرسف اور خون۔ خاص طور پر گندی جگہ پر ان کو ڈالنا مکروہ بھی ہے اور طبی اعتبار سے نقصان دہ بھی۔''(۲)

(۱) الفتاوی عالمکیریة، کتاب الکراهیة، الباب التاسع عشر: ۳۵۸/۵

(۲) حلال و حرام: ۹۸

حجامہ کی اجرت، بلا کراہت جائز ہے۔(ایک اہم فتویٰ)

نوٹ: احقر نے بہ طور احتیاط حجامہ کی اجرت کے سلسلے میں دارالافتا: جامعہ اسلامیہ مسیح العلوم، بنگلور سے استفتا کیا؛ اُس کے جواب میں آیا ہوا فتویٰ مع سوال یہاں پیش کیا جا رہا ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

آج کل ہمارے شہر میں حجامہ کے کیمپ جگہ جگہ لگ رہے ہیں، بعض جگہ مستقلاً شفاخانے بھی بن گئے ہیں۔ حدیث پاک میں ہے: "**کسب الحجام خبیث**" اور ایک روایت میں ہے: "**شر الکسب کسب الحجام**" یہ دونوں روایتیں "مسلم شریف" کے "**کتاب البیوع، باب تحریم ثمن الکلب**" میں ہیں، اِسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجامہ کروا کے مزدوری بھی دی ہے۔ یہ روایت "بخاری شریف" میں "**کتاب الطب، باب الحجامة من الداء**" میں موجود ہے۔ اِن دونوں روایتوں میں بہ ظاہر تعارض وتضاد نظر آ رہا ہے۔

اِس سلسلے میں فقہائے اربعہ کے مسالک کی وضاحت کرتے ہوئے فقہِ حنفی کے مفتی بہ قول سے مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔

(المستفتي)
عزیر احمد، بنگلور

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجواب: واللہ اعلم بالصواب:

اِن دونوں روایتوں کے درمیان تطبیق میں علمائے کرام کے آراء مختلف ہیں۔ راقم السطور کا گمان ہے کہ، اِن علما کا قول، راجح ہے جنھوں نے اجرتِ حجامہ کو جائز کہا

اور ممانعت پر دلالت کرنے والی روایتوں کو کراہتِ تنزیہی پر محمول کیا ہے اور کراہت کی علت میں دو باتیں بتاتے ہیں:

(۱) ''تعاون علی الخیر'' پر اجرت لینا: اِس کا مطلب یہ ہے کہ جب اُس عملِ خیر میں لوگوں کی عدمِ دلچسپی کی وجہ سے مجربین کی قلت ہوگی، تو پھر بلا کراہت درست ہوگی۔ جیسا کہ امامت اور تعلیم قرآن پر اجرت لینے کا مسئلہ ہے۔

(۲) ''طبعی کراہت'' یعنی دوسرے کا خون اپنے منہ سے چوسنا، بسا اوقات خون منہ میں داخل ہوجاتا ہے، طبیعت کو یہ عمل ناگوار گذرتا ہے؛ اِس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس پیشے کی حوصلہ شکنی کے لیے اجرت لینے کو ناپسند کیا ہے، اِس کا مطلب یہ ہے کہ جب خون منہ سے چوسنے کی نوبت نہیں ہوگی، تو بلا کراہت یہ اجرت حلال ہوگی۔

اور آج کے دور میں دونوں علتوں کے فقدان کی وجہ سے حجامہ کی اجرت بلا کراہت حلال ہوگی۔

''و اختلف العلماء بعد ذلک فی هذه المسئلة ، فذهب الجمهور إلی أنه حلال ، واحتجوا بهذا الحديث ، وقالوا: هو كسب فيه دنائة ، و ليس بمحرم ، فحملوا الزجر على التنزيه ، و منهم من ادعى النسخ ، و أنه كان حراماً ، ثم أبيح ، و جنح إلى ذلک الطحاوي ....

و ذكر ابن الجوزي أن أجر الحجام إنما كره لأنه من الأشياء التي تجب للمسلم على المسلم إعانة له عند الاحتياج له ، فما كان ينبغي له أن ياخذ على ذلک أجرا.

(فتح الباری : کتاب الإجارة:باب خراج الحجام:۴/۵۶۴)

”اختلف العلماء فيه: فذهب قوم إلى جوازه واحتجوا بأحاديث الباب ، و ذهب آخرون إلى منعه ، و احتجوا بما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه نهى عنه ، و سماه سمتاً و خبيثاً . و أجاب عنه المجوزون بأن النهي عنه ليس لحرمته ؛ بل للدنائة ، و الخبث محمول على الخبث الطبعي. لا الشرعي وكذا السمت...فلزم منه العار... و يؤيد الإباحة أن الحجم فعل مباح ، وليس بواجب على الحجام ، فيجب أن يطيب أجرة كسائر المباحات.

(إعلاء السنن : كتاب الإجارة،باب كسب الحجام:١٦١-١٦٢(کراچی))

سعادت اللہ خان۔غفرلہ ولوالدیہ

۲۴/۲/۱۴۳۷ھ مطابق ۷/دسمبر/۲۰۱۵ء

الجواب صحيح

(مفتی محمد)شعیب اللہ خان (دامت برکاتھم)

حجامہ سے غسل نہیں ٹوٹتا؛مگر وضو....؟

پہلا مسئلہ: غسل نہیں ٹوٹتا۔

”المعاني الموجبة للغسل و هي ثلثة:الجنابة ، الايلاج ، الحيض والنفاس.“ (۱)

وضو کے ٹوٹنے میں کچھ تفصیل ہے۔حجامہ کروانے والوں میں بعض ایسے ہوتے ہیں،جن کا خون نہیں نکلتا،بعضوں کا خون اچھا خاصا نکلتا ہے،بعضوں کا بہت مختصر،

(۱) فتاوی عالمگیری:۱/۱۴

بعضوں کے صرف دکھائی دیتا ہے نکلتا نہیں۔سب کا حکم الگ الگ ہے۔

مثلاً: کسی کو حجامہ سے بالکل خون نہ نکلا، تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

اِسی طرح خون تو نکلا؛ مگر صرف دکھائی دے رہا ہے، سوراخ کے منہ سے نہ ہٹے، تو بھی وضو نہیں ٹوٹتا۔

اگر خون کا ایک قطرہ بھی بہہ جائے، یا کپ میں آجائے، تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

" ومنها (من نواقض الوضوء) ما يخرج من غير السبيلين ، و يسيل إلى ما يطهر من الدم ، و القيح ، و الصديد ، و الماء."(۱)

"ما خرج من السبيلين ، أو من غيره إلى ما يطهر إن كان نجساً سال."(۲)

" لا تنقض الوضوء ظهور دم لم يسل عن محله."(۳)

"و ينقضه دم مائع."(۴)

حجامہ سے روزہ فاسد نہیں ہوتا

روزے کی حالت میں سینگی لگانے سے کمزوری آسکتی ہے، تو مکروہ ہے؛ ورنہ مباح ہے۔اِس سلسلے میں ائمہ کا اختلاف اور صحابہ کا طریقہ بیان کرتے ہوئے:

حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ نے ابن رشد کی "بداية" سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

(۱) فتاوی عالمگیریہ، کتاب الطهارة ، فصل خامس في نواقض الوضوء:۱/۱۰

(۲)شرح الوقاية، کتاب الطهارة : نواقض الوضوء:۱/۶۸

(۳)نور الايضاح ، فصل في عشرة أشياء لا تنقض الوضوء:۳۶

(۴)حاشية ابن عابدين، کتاب الطهارة ، مطلب نواقض الوضوء:۱/۲۴۰

" إن في الحجامة ثلثة مذاهب:الأول : الفطر ، و هو مذهب أحمد ، و داود ، و الثاني: الكراهة ، و هو مذهب مالک و الشافعي ، و الثالث : الإباحة بدون الكراهة ، و هو مذهب أبي حنيفة رحمہ اللہ ؛ لكن التفريق بين المذهب الثاني ، و الثالث لا يوافق الفروع ، فإن الحنفية مصرحة بالكراهة عند الخوف ، وكذا المالكية كما في "الشرح الكبير" وغيره مصرحة بعدم الكراهة عند الأمن."(۱)

(حجامہ میں(روزہ ٹوٹنے سے) متعلق تین مسلک ہیں: پہلا مسلک: امام احمد اور داؤد ظاہری کا ہے، کہ روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔دوسرا مسلک: امام مالک وامام شافعی کا ہے، کہ مکروہ ہے۔تیسرا مسلک: امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا ہے، کہ روزے میں حجامہ مباح ہے۔)

نیز ملاعلی قاری حنفی رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

" و الجمهور على أنه لا يفطر، و قال أحمد: يفطر الحاجم ، و المحجوم لخبر" أفطر الحاجم ، والمحجوم" و هو(حديث صحيح)و أوله الجمهور: بأن معناه تعرضاً للإفطار بالمص للحاجم ، و الضعف للمحجوم ، أو بأن ذلک كان أولاً ثم نسخ ، كما ورد من غير طريق ، و صححه ابن حزم."(۲)

---

(۱) أوجز المسالک ،كتاب الصيام ، باب ما جاء في حجامة الصائم:۵/۱۷۶

(۲) جمع الوسائل، باب ما جاء في حجامة النبي:۵۳۴

حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

”و أجاب عنه الجمهور بوجوه: منها أنه منسوخ، قال ابن عبد البر: أنه منسوخ لحديث ابن عباس يعني عند البخاري وغيره: أن النبي صلی اللہ علیہ وسلم ”احتجم و هو محرم، و احتجم، و هو صائم“؛ لأن في حديث شداد و غيره، أنه صلی اللہ علیہ وسلم مر عام الفتح على من يحتجم لثمان عشرة ليلا خلت من رمضان، فقال: ”أفطر الحاجم والمحجوم“ و ابن عباس رضی اللہ عنہ شهد معه حجة الوداع، و شهد حجامته حينئذ و هو محرم صائم، وحديث ابن عباس لا مدفع فيه عند أهل الحديث، فهو ناسخ لا محالة لأنه لم يدرك بعد ذلک رمضان مع النبي صلی اللہ علیہ وسلم انتهى.

” و قال العيني: حديث ابن عباس متأخر ينسخ المتقدم.“(۱)

اور جو حدیث میں آیا ہے:” أفطر الحاجم والمحجوم. “ حجامہ کرنے والا اور جس کے حجامہ کیا گیا دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔ اِس کا مطلب روزہ فاسد ہوجانا نہیں ہے؛ بل کہ روزہ فاسد ہوسکتا ہے۔ کلام مقید میں خبر سے مقصود انشا ہوتا ہے، اخبار محض مقصود نہیں ہوتا، روزہ فاسد ہونے کا امکان اِس لیے ہے کہ پہلے زمانے میں حجامہ کے اندر سینگی منہ سے کھینچی جاتی تھی، اگر روزہ دار سینگی کھینچے، تو بہت ممکن ہے کہ خون کا کچھ حصہ حلق سے اتر جائے۔ جس سے روزہ فاسد ہوجائے گا اور جس کے سینگی

(۱) أوجز المسالک، كتاب الصيام، باب ما جاء في حجامة الصائم:۱۸۰/۵

لگوایا گیا، وہ سینگی سے اتنا نڈھال ہو جائے، کہ روزہ توڑنے کی ضرورت پیش آجائے۔

اسی وجہ سے بعض صحابہ کرام رات میں حجامہ کرواتے تھے۔

" وکان الحسن و مسروق و ابن سیرین لا یرون للصائم أن یحتجم ، وکان جماعة من الصحابة یحتجمون لیلاً في الصوم منهم ابن عمر و ابن عباس ، و أبو موسی ، و أنس ﷺ ."(۱)

اِس کے علاوہ یہ حدیث منسوخ ہے۔ نیز اِس سے متعلق کئی جوابات حضرت شیخ نے نقل فرمائے ہیں، جس کی طرف اوپر اشارہ کیا جا چکا ہے، تفصیل کے لیے "اوجز" ملاحظہ فرمائیں اور موجودہ زمانے میں تو سینگی کی جگہ کپ استعمال کرتے ہیں اور منہ اور سانس سے کھینچنے کے بہ جائے ویکیوم سے کھینچتے ہیں، اِس سے پچھنے کے ماہر کے روزے میں ذرا بھی خلل واقع ہونا بعید از قیاس ہے۔

اِس روایت کا جواب یہ ہے کہ صحابہؓ کرام میں سے جو رات میں پچھنا لگاتے تھے" وہ یا تو ظاہر حدیث پر عمل کرنے کے لیے کرتے تھے، جیسا کہ بعض صحابہ کی عادت رہی ہے یا پھر ضعف سے بچنے کے لیے رات میں حجامہ کیے، یا اختلاف سے بچنے کے لیے ایسا کیے ہوں۔

اِس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت شیخ کاندھلوی رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

" قلت: و فیه أن من لم یر من التابعین الاحتجام أو کان یحتجم في اللیل من الصحابة لا حجة فیه في الإفطار بالاحتجام ؛ فإنه یحتمل أنهم <u>یفعلون</u> ذلک توقیاً عن

(۱) أوجز المسالک بہ حوالہ المغني: ۵/۱۷۴

الضعف ، أو عملاً بالاحتياط عند الاختلاف."(۱)

امام اعظم ابوحنیفہ، امام مالک ،امام شافعی اورسفیان ثوری رحمہم اللہ کا مسلک ہے کہ حجامۃ سے روزہ نہیں ٹوٹتا؛ کیوں کہ آپ ﷺ نے روزے کی حالت میں پچھنا لگایا ہے۔

"و قال مالک ، و الثوري ، و أبو حنيفة ، و الشافعي: يجوز للصائم أن يحتجم ، و لا يفطر لما روى البخاري عن ابن عباس رضی اللہ عنہ أن النبي ﷺ " احتجم ، و هو صائم".(۲)

" و في " الدر المختار" : لا تكره حجامة. قال ابن عابدين : أي الحجامة التي لا تضعفه عن الصوم ، و ينبغي له أن يوخرها إلى الغروب. و ذكر شيخ الإسلام أن شرط الكراهة ضعف يحتاج فيه إلى الفطر كما في "التاتارخانية " [امداد] و قال قبله: وكره له فعل ما ظن أنه يضعفه عن الصوم ، كالفصد ، و الحجامة ، والعمل الشاق لما فيه من تعريضه للإفساد."(۳)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ روزے کی حالت میں حجامہ لگانے سے کمزوری آسکتی ہے، تو مکروہ ہے، ورنہ مباح ہے۔

---

(۱) أوجز المسالک، کتاب الصيام، باب ما جاء في حجامة الصائم:۵/۱۷۴-۱۷۵

(۲) أوجز المسالک، کتاب الصيام، باب ما جاء في حجامة الصائم:۵/۱۷۴

(۳) حاشية ابن عابدين، کتاب الصوم ،مطلب في حديث التوسعة على العيال والاكتحال يوم عاشوراء:۳/۳۵۶

احرام یا سفر کی حالت میں حجامہ کرنا جائز ہے۔

احرام میں رہنے والا بال نہیں کاٹ سکتا۔تو لہٰذا حجامہ کے لیے موضعِ حجامہ میں اگر بال کاٹنے کی ضرورت پڑ جائے، تو فدیہ ادا کرے گا

”حضرت عبداللہ بن بحینہ ﷛ کہتے ہیں کہ آں حضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے احرام کی حالت میں مکے کے راستے میں واقع ایک گاؤں ”لحی جمل“ میں حجامہ لگوایا۔“(۱)

اِس موقع پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سفر میں احرام کی حالت میں رہتے ہوئے حجامہ کیا ہے۔

علامہ ابن حجر عسقلانی رَحِمَہُ اللّٰہُ لکھتے ہیں:

”و في الحديث أيضا جواز الحجامة للمحرم و أن إخراجه الدم لا يقدح في إحرامه ، و قد تقدم بيان ذلك في كتاب الحج ، وحاصله أن المحرم إن احتجم وسط رأسه لعذر جاز مطلقاً ، فإن قطع الشعر وجبت عليه الفدية، فإن احتجم لغير عذر ، وقطع حرم.“(۲)

ملا علی قاری رَحِمَہُ اللّٰہُ نے علامہ نووی رَحِمَہُ اللّٰہُ کے حوالے سے لکھا ہے:

”قال النووي : إذا أراد المحرم الحجامة بغير حاجة فإن تضمنت قطع شعر ، فهي حرام لقطع الشعر ، وإن لم يتضمن بأن كان في موضع لا شعر فيه ، أو كان في موضع فيه شعر ، و لم يقطع جازت عند الجمهور ، و لا فدية،

---

(۱) البخاري:۵۶۹۸ و النسائي:۲۸۵۳

(۲) فتح الباري ، كتاب الطب ، باب الحجامة من الشقيقة والصداع:۱۰/۱۹۰

وكرهها مالک ، و عن الحسن فيها الفدية ، و إن لم يقطع شعراً و إن كان لضرورة جاز قطع الشعر موضع ، و يجب الفدية ، و خص أهل الظاهر الفدية بشعر الرأس. انتهى. واستدل بهذا الحديث (عن أنس بن مالک أن رسول الله ﷺ احتجم ، و هو محرم) على جواز الفصد ، و ربط الجرح ، والدمل ، و قطع العرق ، و قلع الضرس ، و غير ذلک من وجوه التداوي إذا لم يكن في ذلک ارتكاب ما نهي المحرم عنه من تناول الطيب ، و قطع الشعر ، و لا فدية عليه في شيء من ذلک."(۱)

اِن عبارتوں کا ماحصل یہ ہے: محرم کو حجامہ کی ضرورت پڑ جائے ؛ تو بلا کراہت کرواسکتا ہے؛ بہ شرطے کہ بال نہ کاٹے، اگر بال کاٹے گا،تو فدیہ ضروری ہوگا۔

حالتِ احرام میں حجامہ کروانا بعض ائمہ کے نزدیک مکروہ ہے؛ لیکن حنفیہ کے نزدیک جائز ہے؛ بہ شرطے کہ بال نہ اکھڑیں۔(۲)

"درِمختار" میں ہے کہ محرم بال کاٹنے سے بچے گا۔ علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

" و إزالة شعر بدنه أي بقية بدنه كالشارب ، و الإبط و العانة ، و الرقبة ، و المحاجم كما في "اللباب". قال في "البحر": و المراد : إزالة شعره كيفما كان حلقاً ، و قصاً و نتفاً ، و تنوراً ، و إحراقاً من أي مكان كان : من الراس ،

(۱) جمع الوسائل ، باب ما جاء في حجامة رسول الله :۵۴۰

(۲) خصائل نبوی،باب ما جاء في حجامة رسول الله :۳۸۶

و البدن مباشرةً أو تمكيناً."(۱)

احرام میں رہنے والا بال نہیں کاٹ سکتا؛ لہٰذا حجامہ کے لیے موضعِ حجامہ میں اگر بال کاٹنے کی ضرورت پڑ جائے، تو دم دے گا (دم ایک بکرا ذبح کرنے کو کہتے ہیں)۔

" و لوحلق موضع الحجامة كان عليه الدم في قول أبي حنيفة رَحِمَهُ اللهُ كذا في فتاوى قاضي خان."(۲)

حدیث سے مزاق کا عبرت ناک انجام

منگل، بدھ اور جمعرات میں حجامہ کرنا ممنوع ہے۔ جیسا کہ ماقبل میں احادیث گذر چکی ہیں۔ اُسی جگہ اُس کی توجیہ بھی گزر چکی ہے۔ اِن دنوں میں کوئی بھولے سے حجامہ کر لے یا ضرورت کی وجہ سے کر لے؛ تو کوئی حرج نہیں ہے؛ مگر کوئی اُس مزاق سمجھتے ہوئے یا چیلنج کے طور اُس کا مقابلہ کرے، تو پھر وہ اپنی خیر منائے۔

حضرت امام احمد بن حنبل رَحِمَهُ اللهُ سے ہفتہ اور بدھ کے دن حجامۃ اور داغ لگوانے سے متعلق پوچھا گیا؟ تو آپ نے ناپسند فرمایا اور کہا کہ ایک آدمی اِس سے متعلق حدیث کو فضول سمجھ کے اُس دن داغ بھی لگوایا اور پچھنا بھی لگوایا، تو اُسے برص کی بیماری لاحق ہوگئی۔

"و نقل الخلال عن أحمد أنه كره الحجامة في الأيام المذكورة ، و إن الحديث لم يثبت وحكى أن رجلاً احتجم يوم الأربعاء ، فأصابه برص لكونه تهاوناً بالحديث."(۳)

(۱)حاشية ابن عابدين ، كتاب الحج،مطلب في ما يحرم بالإحرام وما لايحرم:۳/۴۴۱

(۲) فتاوى هندية ،كتاب المناسك ، فصل في حلق الشعر:۱/۲۴۳

(۳) فتح الباري،كتاب الطب، باب أي ساعة يحتجم؟:۱۰/۱۸۴ و زاد المعاد ، فصل في الأيام التي تكره فيها الحجامة:۶۷۵

ضرورت کے وقت کسی بھی دن اور کسی بھی وقت حجامہ کروا سکتے ہیں؛ مگر جن دنوں میں ممنوع کی بات آئی ہے؛ وہ حق ہے۔ اُس کو بے کار سمجھنا، خود اپنی دنیا و آخرت برباد کرنا ہے۔

اِسی طرح ایک اور واقعہ لکھا ہے:

" ما حكي عن بعض المحدثين أنه رحل إلى دمشق لأخذ الحديث عن شيخ مشهور بها فقرأ عليه جملته ؛ و لكنه كان يجعل بينه ، و بينه حجاباً ، و لم ير وجهه فلما طالت ملازمته له و رآى حرصه على الحديث كشف له الستر فرآى وجهه وجه حمار ، فقال له : احذر يا بني! إن تسبق الإمام فإني لِما مر في الحديث استبعدت وقوعه فسبقتُ الإمامَ ، فصار وجهي كما ترى. "(۱)

(ایک محدث حدیث لینے کے لیے ایک مشہور محدث کے پاس دمشق گئے، اُن سے ساری حدیثیں پڑھ ڈالیں، وہ محدث اپنا چہرہ چھپانے کے لیے پردے کے پیچھے سے درس دیتے تھے، جب ایک عرصہ ہو گیا اور علمِ حدیث سے اُن کی رغبت دیکھی، تو پردہ ہٹا کے اپنا چہرہ دکھایا، تو گدھے کا چہرہ ہے؛ پھر کہا کہ اے بیٹے! نماز میں امام سے سبقت کرنے سے بچتے رہا کرو؛ کیوں کہ میں نے " أن يحول الله رأسه رأس حمار " (جو امام سے پہلے اپنا سر اٹھا دیتا ہے، کیا وہ خوف نہیں کرتا؟ کہ اُس کا چہرہ گدھے کا چہرہ بنا دیا جائے) کی حدیث کو مزاق سمجھا اور امام سے سبقت کیا، تو میرا یہ حال ہو گیا، جو آپ کے سامنے ہے۔)

(۱) حاشیہ ترمذی از علامہ احمد علی سہارنپوری: ۱/ ۱۲۹

المراجع والمصادر

(۱) بخاری شریف---الامام الحافظ ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن المغیرۃ بن بروزبۃ البخاری---(موسوعہ الحدیث الشریف، دار السلام للنشر والتوزیع، ریاض)

(۲) مسلم شریف---الامام الحافظ ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری النیساپوری---(موسوعہ الحدیث الشریف دار السلام للنشر والتوزیع، ریاض)

(۳) سنن أبي داود---الامام الحافظ ابو داؤد سلیمان بن الاشعث بن اسحاق الازدی السجستانیؒ---(موسوعہ الحدیث الشریف دار السلام للنشر والتوزیع، ریاض)

(۴) نسائی شریف---الامام الحافظ ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن سنان النسائی---(موسوعہ الحدیث الشریف دار السلام للنشر والتوزیع ریاض)

(۵) ترمذی شریف---الامام الحافظ ابوعیسی محمد بن عیسی بن سورۃ بن موسی الترمذیؒ---(موسوعہ الحدیث الشریف دار السلام للنشر والتوزیع ریاض)

(۶) ابن ماجہ شریف---الامام الحافظ ابوعبداللہ محمد بن یزید الربعی ابن ماجہ القزوینیؒ---(موسوعہ الحدیث الشریف دار السلام للنشر والتوزیع ریاض)

(۷) مشکوۃ شریف---الشیخ ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب التبریزی الشافعی---(فیصل پبلیکیشنز دیوبند)

(۸) اعلاء السنن--- شیخ الاسلام علامہ ظفر احمد عثمانیؒ (المکتبۃ الاشرفیہ، دیوبند)

(۹) الترغیب والترہیب---الحافظ عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری--- تحقیق: ایمن صالح شعبان---(دار الحدیث، القاہرہ)

(۱۰) کنز العمال۔۔علامہ ابو الحسن علاء الدین علی المتقی بن حسام الدین بن القاضی خان الشھیر بالمتقی الھندی۔۔بیت الافکار الدولیہ اُردن

(۱۱) فتح الباری۔۔۔الامام الحافظ احمد بن علی بن حجر الشافعی العسقلانی (اشرفیہ دیوبند)

(۱۲) عمدۃ القاری۔۔۔بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد الحنفی العینیؒ (تحقیق: احمد الطحان) قاہرہ

(۱۳) کشف الباری ۔ ۔ ۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مد ظلہ (اضافہ: مولانا عبد الرزاق دیوبندی، دار الکتاب دیوبند)

(۱۴) تکملہ فتح الملہم۔۔۔ شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ (المکتبۃ الاشرفیہ دیوبند)

(۱۵) تحفۃ الالمعی ،شرح ترمذی۔۔۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی سعید احمد پالن پوری صاحب مدظلہ۔۔۔ (مکتبہ حجاز دیوبند)

(۱۶) جمع الوسائل فی شرح الشمائل۔۔۔الشیخ العلامۃ علی بن سلطان محمد القاری المشھور بالملا علی القاری۔۔۔وبھامشہ عبد الروف المناوی (کتب خانہ اعزازیہ جامع مسجد دیوبند)

(۱۷) خصائل نبوی ﷺ ،شرح شمائل ترمذی۔۔۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا صاحب کاندھلوی مدنی (مکتبہ تھانوی دیوبند)

(۱۸) اوجز المسالک۔۔۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا صاحب حنفی کاندھلوی مدنیؒ (تعلیق: الدکتور تقی الدین الندوی حفظہ اللہ)۔۔۔ مرکز الشیخ ابی الحسن الندوی، اعظم گڑھ، یوپی

(۱۹) مرقاۃ المفاتیح۔۔۔ الشیخ العلامۃ علی بن سلطان محمد القاری المشھور بالملا علی القاری۔۔۔ (المکتبۃ الاشرفیہ، دیوبند)

(۲۰) الطبقات الکبری لمحمد ابن سعد بن منیع الھاشمی البصری المعروف ابن سعد)۔۔ دراسۃ وتحقیق: محمد عبد القادر عطا، منشورات محمد علی بیضوت۔۔۔دار کتب العلمیہ لبنان

(۲۱) مظاہر حق (جدید) مع تخریج۔۔۔علامہ نواب محمد قطب الدین خان دہلوی۔۔۔ (کتب خانہ نعیمیہ دیوبند) تحقیق وترتیب: مولانا شمس الدین صاحب لاہوری۔

(۲۲) ارشاد الساری — الامام شہاب الدین ابو العباس احمد بن محمد الشافعی القسطلانی — (تصحیح: عبد العزیز الخالدی، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان)
(۲۳) المواہب الدنیہ علی الشمائل المحمدیہ — الشیخ ابرھیم الیجوری (ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان، پاکستان)
(۲۴) زاد المعاد — الامام المحدث المفسر الفقیہ شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن ابوبکر الزرعی الحنبلی الدمشقی ابن القیم الجوزی (دار ابن حزم بیروت لبنان)
(۲۵) شرح الوقایہ — عبید اللہ بن مسعود بن تاج الشریعۃ (مکتبہ تھانوی، دیوبند)
(۲۶) نور الایضاح — الشیخ حسن بن علی الشرنبلالی (ادارہ مرکز ادب، دیوبند)
(۲۷) فتاوی عالمگیری — جماعۃ من العلماء — (زکریا بک ڈپو دیوبند)
(۲۸) حاشیہ ابن عابدین — العلامہ محمد امین بن عمر بن عبد العزیز عابدین الحنفی الدمشقی — تخریج: صحی حسن حلاف وعامر حسین (دار احیاء التراث العربی بیروت)
(۲۹) الصحاح للفارابی — ابو نصر اسماعیل بن حماد الجوہری الفارابی (دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان)
(۳۰) القاموس الوحید — مولانا وحید الزماں قاسمی کیرانوی (کتب خانہ حسینیہ دیوبند)
(۳۱) فیروز اللغات کلاں — الحاج مولوی فیروز الدین صاحبؒ (زکریا بکڈ پو دیوبند)
(۳۲) جدید لغات اردو — (شیخ غلام علی برکت علی تاجران کتب لاہور)
(۳۳) جامع نئی اردو لغت — نجیب رامپوری صاحب
(۳۴) علاج الغرباء — بہ زبانِ فارسی: حکیم غلام امام صاحب مرحوم — وترجمہ از محمد اصغر علی گوپا موی مرحوم (مطبع نول کشور لکھنو)
(۳۵) حلال وحرام — (مولانا خالد سیف اللہ صاحب رحمانی)

◆ ◆ ◆

مؤلف کی دیگر قیمتی کتب عن قریب منظر عام پر

عمامہ کی شرعی حیثیت

مؤلف ایک اور کتاب بہت جلد منظر عام پر آنے والی ہے، جس میں عمامہ (پگڑی، دستار) سے متعلق سیر حاصل بحث کی گئی ہے: عمامے کی تاریخ اور عمر، تاج اور عمامے کا فرق، عمامے کی احادیث اور سلف کے اقوال، عمامے کی مقدار، لمبائی، شملے کی تعداد اور سائز، فرشتوں کی پگڑیاں، رنگین عمامے، کفن کا عمامہ، نماز کا عمامہ، عیدین کا عمامہ، سفر کا عمامہ، مدرسے کا عمامہ وغیرہ سے متعلق احادیث اور فقہ کی روشنی میں کلام کیا گیا ہے۔

میڈیکل کے جدید مسائل(ملخصاً)

اس کتاب میں میڈیکل سائنس سے متعلق احکام، خواتین کے لیے علاج معالجہ اور پاکی ناپاکی کے ضروری مسائل، مریض ومعالج کے بارے میں اہم شرعی ہدایات بڑے ہی اختصار کے ساتھ پیش کیے گئے ہیں۔ یہ ایک ایسا جدید مجموعہ ہے کہ جس کا مطالعہ ہر مسلمان مرد وعورت کے لیے بالعموم اور معالجین، ڈاکٹر وحکیم حضرات کے لیے بالخصوص بہت ہی ضروری اور نافع ہے۔

تذکرہ حضرت مولانا قاسم قریشی صاحبؒ

یہ رسالہ جنوبی ہند کے مبلغ عظیم، داعی کبیر حضرت مولانا قاسم قریشی صاحبؒ کی سوانح حیات کے روشن باب اور دعوت وتبلیغ کی مروجہ مبارک محنت کی ابتدا، بانی تبلیغ (حضرت جیؒ) کا مختصر سوانحی خاکہ، کرناٹک میں جماعت تبلیغ کی شروعات اور کارکنانِ دعوت کے صفات سے متعلق بڑے ہی اہم اور قیمتی معلومات پر مشتمل ہے۔

مؤلف کی دیگر قیمتی کتابیں

اسمائے حسنیٰ کے ذریعے روحانی و جسمانی علاج

اس رسالے میں مؤلف کتاب نے اسمائے حسنیٰ کے ذریعے سے انسان پر پیش آنے والی روحانی، جسمانی، معاشی اوراسی طرح کی دیگر پریشانیوں کا حل وعلاج پیش فرمایا ہے؛ نیز ان کے فوائد پر بھی بڑی سیر حاصل گفتگو فرمائی ہے۔

عمامہ کی شرعی حیثیت

مؤلف ایک اور کتاب، بہت جلد منظر عام پر آنے والی ہے، جس میں عمامہ (پگڑی، دستار) سے متعلق سیر حاصل بحث کی گئی ہے: عمامے کی تاریخ اور عمر، تاج اور عمامے کا فرق، عمامے کی احادیث اور سلف کے اقوال، عمامے کی مقدار، لمبائی، شملے کی تعداد اور سائز، فرشتوں کی پگڑیاں، رنگین عمامے، کفن کا عمامہ، نماز کا عمامہ، عیدین کا عمامہ، سفر کا عمامہ، مدرسے کا عمامہ وغیرہ سے متعلق احادیث اور فقہ کی روشنی میں کلام کیا گیا ہے۔

میڈیکل کے جدید مسائل (ملخصاً)

اس کتاب میں میڈیکل سائنس سے متعلق احکام، خواتین کے لیے علاج معالجہ اور پاکی ناپاکی کے ضروری مسائل، مریض ومعالج کے بارے میں اہم شرعی ہدایات بڑے ہی اختصار کے ساتھ پیش کیے گئے ہیں۔ یہ ایک ایسا جدید مجموعہ ہے کہ جس کا مطالعہ ہر مسلمان مرد وعورت کے لیے بالعموم اور معالجین، ڈاکٹر وحکیم حضرات کے لیے بالخصوص، بہت ہی ضروری اور نافع ہے۔

تذکرہ حضرت مولانا قاسم قریشی صاحبؒ

یہ رسالہ جنوبی ہند کے مبلغ عظیم، داعی کبیر حضرت مولانا قاسم قریشی صاحبؒ کی سوانح حیات کے روشن باب اور دعوت وتبلیغ کی مروجہ مبارک محنت کی ابتدا، بانی تبلیغ (حضرت جیؒ) کا مختصر سوانحی خاکہ، کرناٹک میں جماعت تبلیغ کی شروعات اور کارکنانِ دعوت کے صفات سے متعلق بڑے ہی اہم اور قیمتی معلومات پر مشتمل ہے۔

چٹ فنڈ یا چٹھی کے اسلامی احکام

چٹ فنڈ کیا ہے؟ اُس کی حقیقت، طریقۂ کار، آداب، شرائط؛ نیز حرام وحلال چٹھیوں کی تفصیلات کے ساتھ ساتھ مؤقر علمائے کرام کے فتاویٰ اور اس طرح کے اور اہم مباحث پر مشتمل مؤلف ہی کی ایک اور تالیف منظر عام پر آچکی ہے۔

82, "Khan Mansion" Haines Road
Shivaji Nagar, Bangalore - 560 051
Mob : 9845176837 / 9880878768
Phone : 080-42032128
E-mail : mahamoodbooks@yahoo.in